سلسلہ مطبوعات

۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

فرقہ واریت

کیا ہے؟ کیوں ہے؟ اور اس کا سدِباب

تالیف

حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب دامت برکاتہم

استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

ناشر اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

فرقہ واریت

کیا ہے؟ کیوں ہے؟ اور اس کا سدباب کیا ہے؟

استاذ المناظرین حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب

(تالیف)

استاذ الحدیث جامعہ باب العلوم کبیر وزیرکا

ادارۃ اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

legram } >>> https://t.me/pasbane

ضابطہ

نام کتاب :——— فرقہ واریت کیا ہے ؟ اور کیوں ہے؟
اور اسکا سدباب کیا ہے؟

تالیف :——— حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب

اہتمام :——— ادارہ تحفظ سنت بہاولپور

ناشر :——— اتحاد اہل السنت والجماعت

ملنے کے پتے

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا 0300-7739206

مکتبہ اہل السنت والجماعت ۸۷ جنوبی سرگودھا

مکتبہ اسلامیہ نزد جامعۃ العلوم الاسلامیہ بالنوری ٹاؤن کراچی

ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ ملتان 0614514929

مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

کشمیری بکڈپو تلہ گنگ چکوال

legram } >>> https://t.me/pasbane

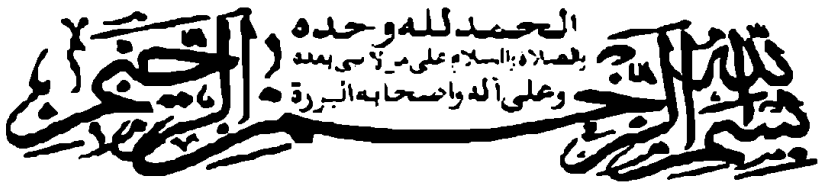

تمہید

علماء دین کو بدنام کرنے، بے وقعت بنانے اور اُنکے بارے عوام الناس میں نفرت پیدا کرنے کیلئے دین اور علم دین سے بیزار انحرافی طبقہ کی طرف سے مختلف ادوار میں جو مختلف انداز اختیار کئے جاتے رہے ہیں ان میں سے مؤثر ترین ہتھیار ان کے نزدیک ''فرقہ واریت کا پروپیگنڈا'' ہے۔ چنانچہ علماء اسلام کے متعلق یہ زبان درازی اور طعنہ بازی عام ہے کہ علماء فرقہ پرست ہوتے ہیں، علماء کا کام فرقہ واریت، فرقہ پرستی اور مذہب کے نام پر مسلمانوں کو آپس میں لڑانا اور لڑا کر مختلف گروہوں میں تقسیم کرنا ہے۔ وہ قوم میں بجائے محبت کے نفرت پیدا کرتے ہیں۔

حال ہی میں علماء اسلام اور مدارس اسلامیہ کی کردار کشی نیز عوام الناس کو علماء سے متنفر کرنے کیلئے باقاعدہ حکومت کی سرپرستی میں تقریر و تحریر اور ریڈیو، ٹی وی کے ذریعے ایک مہم شروع ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عوام کو خوش کرنے اور عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کیلئے حکومت اپنی پوری قوت کے ساتھ سختی سے فرقہ واریت ختم کر کے قوم کو متحد کرنے کی نوید بھی سنا رہی ہے۔ ان حالات میں بہت مناسب ہے کہ فرقہ واریت کی حقیقت، فرقہ واریت کے اسباب اور فرقہ واریت کے سدباب کے عنوان پر کچھ گذارشات دمعروضات برادران اسلام کے گوش گذار کی جائیں۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

دین اسلام

احکام شرعیہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ احکام اعتقادیہ: مثلاً وجود الٰہ، توحید الٰہی، نبوت، ختم نبوت، قیامت، صداقت قرآن، عدالتِ صحابہؓ، صحابہ کرامؓ کا معیارِ حق ہونا، اجماع وقیاس شرعی کا حجت شرعیہ ہونا، نزول عیسیٰؑ وغیرہ۔

۲۔ احکام عملیہ: یعنی انفرادی و اجتماعی، ذاتی وقومی بلکہ بین الاقوامی عملی زندگی کے متعلق اسلام کے احکامات مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح وطلاق، تجارت، شرکت ومضاربت، اجارہ، اعارہ، وکالت، حلال وحرام، جہاد، امارۃ اسلامیہ، میراث وغیرہ غرضیکہ عبادات، معاملات، حقوق اللہ، حقوق العباد اور نظام حکومت کے تمام شعبہ جات کے متعلق اسلام کے وہ تفصیلی احکامات جن کو عملاً اختیار کیا جاتا ہے۔

۳۔ احکام اخلاقیہ: مثلاً سخاوت، شرافت، شجاعت، تواضع وغیرہ۔

انہی تین قسم کے احکامِ اسلام کے مجموعہ کا نام دین اسلام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دیناً قیماً اور دین فطرت فرمایا ہے۔ اسی کے متعلق فرمایا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام (بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے)۔ اسی کے متعلق فرمایا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین کے پسند کر لیا) اور اسی دین اسلام کے متعلق فرمایا

legram } >>> https://t.me/pasbane

هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ (اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے) اور قبر میں اسی دین کے متعلق سوال ہوگا۔ مَادِیْنُکَ ؟ تیرا دین کیا ہے؟ پس جس نے سچے دل سے اللہ کے اس پسندیدہ دین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا ہوگا اور دنیا کے دوسرے نظاموں پر اس نظامِ رحمت کی برتری و بالادستی کا عقیدہ رکھا ہوگا وہی جواب دے سکے گا" دِیْنِیَ الْاِسْلَام" میرا دین اسلام ہے۔

تدوین دین

قرآن کریم کے مدون اول: قرآن کریم پہلے کتابی شکل میں مدون نہیں تھا۔ سب سے پہلے حضرت عمرؓ کے مشورہ سے خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی خلافت کے دوران قرآن کریم کو کتابی شکل میں جمع کرایا۔ یہ جمع شدہ نسخہ ام المومنین حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ بن الخطاب کے پاس محفوظ رہا تا آنکہ حضرت عثمانؓ، حضرت حذیفہؓ و دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ سے قرآن کریم کو لغتِ قریش میں جمع کیا گیا اور اس نسخہ قریش والے مصحف قرآنی کے متعدد نسخے تیار کرا کے پوری اسلامی سلطنت میں اس کو عام کیا گیا۔ پھر خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰؓ کے دور میں قرآن کریم پر اعراب اور نقطے لگائے گئے۔ ازاں بعد مزید آسانی کی خاطر قرآن کریم میں وقف کے رموز و علامات اور آیات کے نشانات وغیرہ لگائے گئے۔

حدیث شریف کے مدون اول: اسی طرح عہد نبوت و عہد صحابہؓ میں زیادہ تر حفاظت حدیث کا دارومدار حفظ حدیث پر تھا اور کتابی سطور کی بجائے انسانی صدور کے ذریعے تھا۔ اگرچہ بعض اصحاب رسول اللہ ﷺ اور بعض تابعین رحمہم اللہ پر کچھ حدیثوں کے نوشتے تھے لیکن بہت مختصر اور بہت محدود۔ جب قوت حافظہ میں کمی کا خوف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دل میں احادیث رسول اللہ ﷺ کے منتشر ذخیرہ کو یکجا جمع کرنے کا

legram } >>> https://t.me/pasbane

داعیہ پیدا کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی خلافت کے دوران استاذ الکل محمد بن مسلم بن شہاب الزہری اور ابوبکر بن حزم رحمہ اللہ کے ذریعے احادیث کو جمع کرایا۔ اس جمع شدہ ذخیرہ حدیث پر محدثین حضرات نے مزید تحقیق و تسہیل کا کام کیا جس کے نتیجہ میں مختلف قسم کی کتب حدیث وجود میں آگئیں اور ہر قسم کا جدا نام رکھ گیا۔ جیسے جامع، سنن، مسند، معجم وغیرہ۔ پس جس طرح قرآن و حدیث پہلے مدون نہ تھے، بعد میں مختلف ادوار میں مرحلہ وار مدون کئے گئے۔

فقہ کے مدون اول: اسی طرح احکام شرعیہ یعنی قرآن و حدیث کی توضیح و تشریح اور تعلیم و تعلم کا کام عہد نبوت، عہد صحابہ اور اوائل تابعین رحمہم اللہ بانی طور پر تھا۔ سب سے پہلے امام اعظم، امام الائمہ المحدث الفقیہ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ (۸۰۔۱۵۰ھ) نے قرآن و حدیث اور آثار صحابہؓ کے ذخیرہ میں منتشر احکام شرعیہ کو جمع کیا بلکہ ان احکام منصوصہ کی تہہ میں مستور کلیات کو تلاش کر کے ان کے ذریعے ممکنہ پیش آمدہ ہزاروں جزئیات کو پیشگی حل کر دیا۔ چنانچہ اس وقت کی حل کردہ بعض جزئیات ایسی ہیں جو صدیوں کے بعد اب پیش آرہی ہیں تاہم انکا حل پہلے سے موجود ہے یا کم از کم ان کے حل کرنے کے اصول و نظائر موجود ہیں۔ نیز قرآن و حدیث میں عبارۃ النص، دلالۃ النص، اشارۃ النص اور اقتضاء النص کے اسلوب میں بیان شدہ مسائل کا ادراک کر کے ان کو اجاگر کیا۔ آپ نے اس عظیم کام میں یہ احتیاط برتی کہ احکام شریعت کو انفرادی طور پر جمع کرنے کی بجائے اپنے ہزاروں شاگردوں میں سے چالیس جید و ماہر ترین شاگردوں کی مجلس شوریٰ قائم کر کے شورائی طریقہ پر شریعت کے احکام منصوصہ و غیر منصوصہ کو جمع کرایا۔

چنانچہ محدثین و فقہاء حضرات نے اس حقیقت کو تسلیم کیا اور صاف لکھا!

وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ اَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ عِلْمَ الشَّرِيْعَةِ وَرَتَّبَهٗ اَبْوَابًا، ثُمَّ تَابَعَهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فِيْ تَرْتِيْبِ الْمُوَطَّاِ وَلَمْ يَسْبِقْ اَبَاحَنِيْفَةَ اَحَدٌ لِاَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ

legram } >>> https://t.me/pasbane

لَمْ يَضَعُوْا فِيْ عِلْمِ الشَّرِيْعَةِ اَبْوَابًا مُبَوَّبَةً وَلَا كُتُبًا مُرَتَّبَةً وَاِنَّمَا كَانُوْا يَعْتَمِدُوْنَ عَلٰى قُوَّةِ حِفْظِهِمْ فَلَمَّا رَاٰى اَبُوْ حَنِيْفَةَ الْعِلْمَ مُنْتَشِرًا وَخَافَ عَلَيْهِ الضَّيَاعَ دَوَّنَهٗ فَجَعَلَهٗ اَبْوَابًا وَبَدَاَ بِالطَّهَارَةِ ثُمَّ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ بِسَائِرِ الْعِبَادَاتِ ثُمَّ الْمُعَامَلَاتِ ثُمَّ خَتَمَ الْكِتَابَ بِالْمَوَارِيْثِ وَاِنَّمَا بَدَاَ بِالطَّهَارَةِ وَالصَّلَاةِ لِاَنَّهُمَا اَهَمُّ الْعِبَادَاتِ، وَاِنَّمَا خَتَمَ الْكِتَابَ بِالْمَوَارِيْثِ لِاَنَّهَا اٰخِرُ اَحْوَالِ النَّاسِ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ وَضَعَ كِتَابَ الْفَرَائِضِ وَكِتَابَ الشُّرُوْطِ

(تمہید ابی شریف ص ۱۱۶، عقود الجمان ص ۱۸۴، مناقب موفق ص ۱۳۶ ج ۲)

''امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ شخص ہیں جنہوں نے علم شریعت کو مدون کیا اور ابواب وار مرتب کیا پھر امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے موطا کی ترتیب میں آپ کی موافقت کی۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے کسی نے بھی علم شریعت کو مدون نہیں کیا کیونکہ صحابہ کرامؓ اور تابعین حضرات نے علم شریعت کو نہ ابواب کی صورت میں مدون کیا نہ کتابوں کی شکل میں مرتب کیا۔ صرف اور صرف وہ اپنی قوت حافظہ پر اعتماد کرتے تھے۔ پس امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جب دیکھا کہ علم منتشر ہے اور اسکے ضائع ہونے کا خطرہ ہے تو انہوں نے ابواب وار علم دین کو مدون کیا یعنی پہلے کتاب الطہارۃ، پھر کتاب الصلوٰۃ، پھر تمام عبادات، ازاں بعد معاملات، پھر کتاب کو مسائل وراثت پر ختم کیا۔ طہارۃ و صلاۃ سے اس لئے آغاز کیا کہ تمام عبادات میں سے اہم ترین عبادت ہے اور مسائل وراثت پر اس وجہ سے ختم کیا کہ وہ انسان کے تمام احوال میں سے آخری حالت ہے۔ نیز امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ شخص ہیں جنہوں نے کتاب الفرائض اور کتاب الشروط کو مدون کیا ہے''۔

مراحل تدوین: پھر اس ابتدائی تدوین کے بعد مختلف ادوار میں اس پر مزید محنت ہوتی رہی اور ہر دور میں نئے پیش آمدہ مسائل کو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقرر کردہ اصول اور حل شدہ فروع

legram } >>> https://t.me/pasbane

کی روشنی میں حل کرنے کا سلسلہ برابر جاری رہا حتی کہ فقہ حنفی کی کتب میں حل شدہ شرعی مسائل کی تعداد تقریباً ساڑھے بارہ لاکھ ہے (مقدمہ البنائیہ) پھر اس تدوین کے سلسلہ نے مزید ترقی کی، اس میں مزید وسعت پیدا ہوئی حتیٰ کہ احکامات شرعیہ کی مذکورہ بالا تین قسموں کو بڑی تفصیل کے ساتھ علیحدہ علیحدہ جمع کیا گیا جس سے تین علوم شرعیہ وجود میں آ گئے۔

(۱) احکامات شرعیہ اعتقادیہ کا حل شدہ مجموعہ 'علم الکلام'، (۲) احکامات شرعیہ عملیہ کا تشریحی مجموعہ 'علم الفقہ' اور (۳) احکامات شرعیہ اخلاقیہ کی تفصیلات کا مجموعہ 'علم التصوف' کے نام سے موسوم ہوا۔

سو اللہ تعالیٰ کی تکوینی حکمت کے تحت دین کے سب احکامات ان تین علوم کی شکل میں پوری تفصیل کے ساتھ مدون ہو گئے۔ مدون ہو کر تقریر و تحریر، قلم و زبان، تعلیم و تعلم اور علم و عمل کے ذریعے نسل در نسل محفوظ رہے اور محفوظ رہ کر ہر پہلے طبقہ سے بعد والے طبقہ کی طرف منتقل ہوتے رہے اور انشاء اللہ العزیز قلت و کثرت کے تفاوت کے ساتھ یہ مبارک سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا اور اللہ تعالیٰ دین اور خدام دین کی حفاظت فرماتے رہیں گے۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ 'اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا'۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

فرقہ واریت کیا ہے؟ اور کیوں ہے؟

پس جیسے قرآن کریم عہد نبوت میں مدون نہ ہوا تھا بلکہ اس کی تدوین کا آغاز عہد صدیقی میں ہوا پھر مختلف تدوینی مراحل سے گزر کر موجودہ صورت پر پختہ ہوا اور قرآن کریم کے ان مختلف تدوینی ادوار کے نتیجہ میں مختلف علوم قرآن وجود میں آ گئے۔ اگرچہ قرآن کریم کی تدوین بعد میں ہوئی لیکن پوری اُمت مسلمہ کا پختہ ایمان ہے کہ یہ وہی قرآن ہے جو محمد عربی ﷺ پر نازل ہوا، اس میں ذرا برابر تبدیلی نہیں آئی۔ تدوین قرآن کا مؤخر ہونا قرآن کو مشکوک نہیں بناتا بلکہ اس سے قرآن کریم کی صداقت میں کوئی ادنیٰ شک وشبہ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے ملت اسلامیہ نے عہد صحابہؓ و عہد تابعین رحمہم اللہ مدون شدہ قرآن کو بلا چوں وچراں تسلیم کیا اور اس میں انحراف تو کجا اس میں تردد و تذبذب کو بھی کفر قرار دیا ہے۔

اسی طرح تدوین حدیث بھی عہد تابعین رحمہم اللہ میں شروع ہوئی۔ پھر مختلف ادوار میں مختلف انداز سے تدوین حدیث کا عمل جاری رہا تا آنکہ اس محنت کے نتیجہ میں متعدد علوم حدیث معرض وجود میں آ گئے لیکن تدوین حدیث کی تاخیر کی وجہ سے نہ تو احادیث رسول اللہ ﷺ کا انکار کیا گیا اور نہ ہی ان میں شک کیا گیا بلکہ احادیث نبویہ کو قوانین شریعت کیلئے دوسرا ماخذ تسلیم کیا گیا۔

بعینہ اسی طرح علوم شریعت یعنی احکام شرعیہ کی تدوین اگرچہ عہد تابعین رحمہم اللہ اور اس کے مابعد کے ادوار میں ہوئی ہے لیکن تدوین قرآن اور تدوین حدیث کی طرح تدوین دین کی تاخیر احکام شریعت کے مدونہ توضیحی وتشریحی ورثہ کے تسلیم کرنے میں بھی

legram } >>> https://t.me/pasbane

مانع نہ ہونی چاہیئے بلکہ حق و باطل اور راہ ہدایت و راہ ضلالت کے تعین میں علم شریعت کی ان توضیحات و تعبیرات کو معیار مان لینا چاہیئے کہ ہر فن میں اناڑی لوگوں کے مقابلہ میں ماہرین فن کی تحقیق قابل تسلیم اور حرف آخر ہوتی ہے اور علم و عقل، حکمت و بصیرت، نور فطرت اور فن کی سلامتی کا تقاضا بھی یہی ہے۔

لہٰذا خیر القرون کے ماہرین شریعت یعنی مجتہدین اسلام کی تشریح و تعبیر جو علم الکلام، علم الفقہ، علم التصوف کی صورت میں موجود و محفوظ ہے، اسی تشریح و تعبیر کے ساتھ کتاب و سنت کو ماننا اور اس پر چلنا صراط مستقیم اور سبیل اللہ ہے۔ اس سے انحراف کر کے احکام شریعت کی خواہشاتی، من بھاتی اور آزادانہ تشریح و تعبیر اختیار کرنا پھر اس نئی تشریح کی بنیاد پر نیا مذہب نکالنا فرقہ واریت ہے، خواہ اس کو فہم قرآن و فہم حدیث کا نام دیا جائے یا اسے تحقیق و ریسرچ کہا جائے یا اس پر دین محمدی اور سلفی مذہب کا پرکشش و پرفریب لیبل چسپاں کیا جائے یہ فرقہ واریت ہے اور فرقہ واریت ہی کہلائے گی۔ کیونکہ عنوان کے بدلنے سے دوسروں کو دھوکہ تو دیا جا سکتا ہے لیکن حقیقت کو نہیں بدلا جا سکتا۔ بوتل میں قارورہ ڈال کر اس پر روح افزا کا لیبل لگا دیا جائے تو قارورہ، قارورہ ہی رہتا ہے روح افزا نہیں بنتا۔

پس ماہرین شریعت کی دینی تحقیق سے سرکشی و روگردانی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی فرقہ واریت کو جو بھی پرکشش عنوان دیا جائے اور فرقہ واریت کے اس کریہہ چہرہ کو چھپانے کیلئے پرفریب اور حسین تعبیرات کا جو بھی پردہ ڈال دیا جائے پھر بھی فرقہ واریت آخر فرقہ واریت ہی ہے اور درحقیقت فرقہ واریت کا ذمہ دار علمبردار یہی انحرافی طبقہ ہے اور مسلمہ مجتہدین امت کی تحقیقات انیقہ سے انحراف اور اس کے مقابلہ میں اپنا جاہلانہ اجتہاد فرقہ واریت کا بہت بڑا سبب ہے بلکہ فرقہ واریت کے شجرۂ خبیثہ کی جڑ ہے۔ اور مجتہدین حضرات کی تحقیق سے بغاوت و انحراف کا نام غیر مقلدیت ہے اور غیر مقلدیت ہی تمام

legram } >>> https://t.me/pasbane

باطل فرقوں کی ماں ہے، اسی کے فتنہ پرور بطن سے باطل فرقے جنم لیتے ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اگر ہر کس و ناکس کو اپنی آزادانہ تحقیق کی چھوٹ دے دی جائے تو کوئی کہے گا میں نے قرآن و حدیث سے یہ سمجھا کہ نبوت جاری ہے، کوئی کہے گا میری تحقیق یہ کہتی ہے کہ نزول عیسیٰؑ کا عقیدہ من گھڑت ہے۔ اب کس کو روکا جائے گا اور روکا ہی کیوں کر جا سکتا ہے۔ جب آزادانہ تحقیق کی اجازت مل گئی تو پھر یہی نتائج نکلیں گے مثلاً ایک جگہ دس آدمی موجود ہوں، ہر کوئی تحقیق کرے تو ہر آدمی کا مسلک علیحدہ بن جائے گا اور اس طرح فرقہ واریت عام ہو جائے گی۔ اس لئے غیر مقلدیت کو فتنوں کی ماں کہنا بالکل بجا ہے۔

قرآن حدیث کے نام پر فرقہ واریت

عجیب تر اور حیران کن امر یہ ہے کہ اب تک مٹھی ملاں کے ہر دو طبقوں سے اسلاف کے علمی ورثہ سے بغاوت کر کے اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے والے محققین کی کھیپ کی کھیپ منظر عام پر آ چکی ہے جنہوں نے فرقہ واریت کی مذمت، قرآن و حدیث کی دعوت اور دین اسلام کی وحدت کا بورڈ لگا کر اپنی مذہبی دکانیں خوب چمکائی ہیں اور تا حال یہ سلسلہ جاری ہے۔ ان کی دعوت کا نقطہ آغاز یہ ہوتا ہے کہ علماء فرقہ پرست ہوتے ہیں ان کا کام فرقہ واریت ہے ان کو چھوڑ دو اور براہ راست خود قرآن و حدیث سے دین سیکھو کیونکہ قرآن و حدیث میں کوئی اختلاف نہیں۔ لہٰذا اپنے اپنے فرقوں کو چھوڑ کر سب کو قرآن و حدیث پر متفق ہو جانا چاہیئے۔ مگر اس پُر فریب نعرے و دعوے کا انجام یہ ہوتا ہے کہ اس نوع کا ہر محقق و داعی جب مجتہدین کی تشریح و تعبیر سے یکسر آزاد ہو کر اپنے آزادانہ توہمات و نظریات کو تفسیر قرآن اور تشریح حدیث یا فہم قرآن اور فہم حدیث کے جلو میں پیش کرتا ہے تو کچھ ہی عرصہ بعد وہ ایک نیا فرقہ بن کر سامنے آ جاتا ہے۔ سو اس طور پر ہر جدید محقق شعوری یا غیر شعوری طور پر ایک نئے فرقہ کو وجود میں لانے کا سبب بن جاتا ہے اور روز بروز جیسے جیسے

legram } >>> https://t.me/pasbane

جدید محققین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے ویسے ویسے نئے فرقوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ دعوت اتحاد کے یہ داعی وحدتِ اُمت کی تباہی کا سبب بن رہے ہیں۔

راقم الحروف کی اس بات کی اس سے تائید ہوتی ہے کہ میاں نواز شریف نے اپنے دورِ حکومت میں ایک شریعت بل تیار کیا تھا جو مختلف اخبار و رسائل میں چھپا۔ اس کی پہلی دفعہ یہ تھی کہ "پاکستان کا سپریم لاء کتاب و سنت ہوگا لیکن ہر فرقہ کیلئے کتاب و سنت کی وہی تشریح معتبر ہوگی جو وہ خود کرے گا" اس سے یہ بات بخوبی سمجھ آ جاتی ہے کہ فرقے بننے ہیں ماہرین شریعت یعنی مجتہدین اسلام کی تشریح سے انحراف کر کے اپنی آزادانہ نئی تشریح کرنے سے جو دراصل کتاب و سنت کی تشریح نہیں ہوتی بلکہ ان کے اپنے خیالات و خواہشات اور اپنے توہمات و فاسد نظریات ہوتے ہیں جن کو عوام الناس میں مقبول بنانے کیلئے کتاب و سنت کی تشریح کا عنوان دے دیا جاتا ہے یہ پھر کتاب و سنت میں تحریف کے ایمان کش زہر ہوتا ہے جو کتاب و سنت کی تشریح کے نام پر ناواقف لوگوں کو کھلایا جاتا ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مذکورہ بالا دعوے کو مدلل اور اس کی تفہیم کو سہل کرنے کیلئے قدیم ماہرین شریعت اور جدید محققین و داعیان اتحاد کی متضاد تشریحات کی روشنی میں عقائد اسلام اور فرقہ وارانہ نظریات کا تقابلی خاکہ پیش کیا جائے تا کہ فرقہ واریت اور اسباب فرقہ واریت کی تشخیص و تفہیم آسان ہو جائے۔

عقائد اسلام اور فرقہ وارانہ نظریات کا تقابلی خاکہ

عقائد اسلام بتحقیق اسلاف	فرقہ واریت اور فرقہ وارانہ نظریات
1۔ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔	☆ اللہ تعالیٰ موجود نہیں ہے۔
2۔ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہر جگہ موجود ہے	☆ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود نہیں ہے۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

3۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔	☆ اللہ تعالیٰ عالم الغیب نہیں ہے۔
4۔ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے۔	☆ اللہ تعالیٰ کے علاوہ انبیاء اور اولیاء بھی عالم الغیب ہیں۔
5۔ اللہ تعالیٰ ہی مختار کل ہے۔	☆ اللہ تعالیٰ کے علاوہ انبیاء اور اولیاء بھی مختار کل ہیں۔
6۔ اللہ تعالیٰ جسم اور اعضاء جسمانیہ سے پاک ہے۔	☆ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ، پاؤں، ہتھیلی، انگلیاں، کلائی، آنکھ، سینہ، پہلو، پنڈلی، چہرہ وغیرہ ہیں۔
7۔ اللہ تعالیٰ کا مکان نہیں ہے بلکہ وہ لامکان ہے۔	☆ اللہ تعالیٰ کا مکان عرش ہے اور جب وہ کرسی پر بیٹھتا ہے تو وہ چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی ہے اور اسکے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔
8۔ اللہ تعالیٰ کیلئے مثالیں مت بیان کرو۔	☆ اللہ تعالیٰ بے ریش لڑکے کی شکل میں ظاہر ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صورت ہے اور وہ بہت ہی خوبصورت ہے۔
9۔ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔	☆ حضرت محمد ﷺ آخری نبی نہیں ہیں بلکہ آپ ﷺ کے بعد مرزا قادیانی بھی نبی ہے۔
10۔ حضرت رسول کریم ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی ماننا کفر ہے۔	☆ جو آدمی مرزا قادیانی کو نبی نہ مانے وہ کافر ہے۔
11۔ حضرت رسول کریم ﷺ اپنی قبر اطہر میں زندہ ہیں۔	☆ حضرت رسول کریم ﷺ کو قبر میں زندہ ماننا شرک ہے۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

12۔ حضرت رسول کریم ﷺ قبر اطہر کے پاس پڑھا ہوا درود خود سنتے ہیں۔	☆ حضرت رسول کریم ﷺ قبر اطہر کے پاس بھی نہیں سنتے اور سننے کا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔
13۔ وحی صرف انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتی ہے	☆ وحی آئمہ معصومین پر بھی نازل ہوتی ہے۔
14۔ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں یعنی گناہوں سے پاک ہیں۔	☆ انبیاء علیہم السلام معصوم نہیں ہیں۔
15۔ صرف انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔	☆ بارہ امام بھی معصوم ہیں۔
16۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں وہ دوبارہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔	☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں وہ دوبارہ نازل نہیں ہوں گے۔
17۔ قرآن محفوظ ہے، اس کے محفوظ ہونے میں شک و تردد کفر ہے۔	☆ قرآن محفوظ نہیں ہے بلکہ اس میں صحابہ کرامؓ نے تحریف کی ہے۔
18۔ بغیر سمجھے تلاوت قرآن بھی باعث اجر ہے۔	☆ محض الفاظ قرآن کی تلاوت فضول، بے کار ہے
19۔ احادیث رسول اللہ ﷺ حجت ہیں۔	☆ احادیث رسول اللہ ﷺ حجت نہیں ہیں۔
20۔ آثار صحابہؓ حجت شرعیہ ہیں۔	☆ آثار صحابہؓ حجت شرعیہ نہیں ہیں۔
21۔ اجماع امت حجت شرعیہ ہے۔	☆ اجماع امت حجت شرعیہ نہیں ہے۔
22۔ قیاس شرعی حجت شرعیہ ہے۔	☆ قیاس شرعی حجت شرعیہ نہیں ہے۔
23۔ اصحاب رسول ﷺ معیار حق ہیں۔	☆ اصحاب رسول ﷺ معیار حق نہیں ہیں۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

24۔علم الفقہ برحق ہے اور یہ قوانین شریعت کی شرح ہے۔	☆ فقہ قرآن وحدیث کے مقابلہ میں ایک باطل دین ہے۔
25۔علم تصوف اخلاقیات اسلام کی شرح ہے۔	☆ علم تصوف باطل ہے اور یہ برہمنوں کی ایجاد ہے
26۔نماز فرض ہے اور ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔	☆ نماز فرض نہیں ہے" نمازی چونڑا اٹھانے والے لوگ" ہیں۔
27۔رمضان کے روزے فرض ہیں اور رکن اسلام ہے۔	☆ رمضان کے روزے فرض نہیں ہیں۔
28۔حج بیت اللہ صاحب استطاعت پر فرض ہے۔	☆ حج بیت اللہ فرض نہیں ہے جب کہ ذکری مذہب والے لوگ تربت (بلوچستان) میں واقع کوہ مراد کا حج کرتے ہیں۔
29۔قبر کا ثواب وعذاب برحق ہے۔	☆ ثواب وعذاب قبر محض ایک افسانہ ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔
30۔قربانی شعار اسلام میں سے ہے اور واجب ہے	☆ قربانی کے نام پر دولت کا ضیاع ہے۔
31۔سود حرام ہے۔	☆ سود حرام نہیں ہے۔
32۔پردہ فرض ہے۔	☆ پردہ فرض نہیں ہے۔
33۔گانا بجانا، رقص وسرود حرام ہے۔	☆ گانا بجانا، رقص وسرود حرام نہیں ہے۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

34۔ بیس رکعت نماز تراویح پر پوری اُمت مسلمہ ہمیشہ متفق رہی ہے۔	☆ تراویح کا انکار، تراویح ۸ رکعت ہے، بیس تراویح بدعت ہے، تراویح صرف تین راتیں ہے، تراویح صرف ایک رکعت بھی جائز ہے۔
35۔ مجلس واحد کی تین طلاقیں تین ہیں اس پر ہمیشہ پوری اُمت متفق رہی ہے۔	☆ مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک طلاق ہے۔
36۔ دین اسلام ابدی دین ہے۔	☆ دین اسلام میں حسب ضرورت ترمیم ہو سکتی ہے
37۔ غیر مجتہد لوگوں کیلئے اجتہادی مسائل میں ماہر ترین مجتہدین کی تقلید ضروری ہے اور اس پر اجتہاد کرنا حرام ہے۔	☆ غیر مجتہد لوگوں پر بھی اجتہاد لازم اور تقلید حرام ہے۔
38۔ عقیدہ تقدیر برحق ہے تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے۔	☆ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے ہر آدمی اپنی قسمت کا آپ مالک ہے۔
39۔ اسلامی اخلاق وتہذیب دین اسلام کا پاک حصہ ہے جس پر عمل کرنا ضروری ہے۔	☆ اسلامی اخلاق وتہذیب کا انکار اور اس کے مقابلہ میں مغربی تہذیب کا پرچار ہے

legram } >>> https://t.me/pasbane

: فرقہ واریت کے مراکز :

عام طور پر تاثر یہ دیا جاتا ہے کہ اسلامی مدارس اور مساجد میں فرقہ واریت سکھائی جاتی ہے اور یہ فرقہ واریت کے مراکز ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم یہ وضاحت ضروری خیال کرتے ہیں کہ جن مدارس و مساجد میں کتاب و سنت کے سمجھنے کیلئے اکابرین اُمت اور ان کی تحقیقات پر اعتماد کا درس دیا جاتا ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے کتاب و سنت میں وارد ہونے والے احکام شرعیہ کی جو تشریح و تحقیق صحابہ کرامؓ کے سامنے فرمائی اور اس پر عمل کر کے دکھایا، صحابہ کرامؓ نے اس تشریح و تحقیق اور عملی مشاہدہ کے مطابق کتاب و سنت کے علم و عمل کو محفوظ کیا اور سرمو اس سے انحراف نہ کیا پھر خدا اور رسول خدا کی اس عظیم، مقدس اور معتمد علیہ جماعت نے اس تشریحی امانت کو علم و عمل کی صورت میں تابعین رحمہم اللہ کی طرف منتقل کیا۔ تابعین رحمہم اللہ بھی علم و عمل کی اس امانت اور وراثت نبوت کو جوں کا توں محفوظ رکھا اور اسی کی علماً و عملاً تعلیم جاری رکھی۔

بالآخر تابعین رحمہم اللہ دور کے آخر میں ۱۲۱ھ سے ۱۵۰ھ کے دورانیہ میں علم و عمل کی اس امانت کو مدون کر دیا گیا۔ بعد میں پورے تواتر و تسلسل کے ساتھ احکام شریعت اور کتاب و سنت کی یہی تحقیق و تشریح ملت اسلامیہ میں چلتی رہی اور اسلامی حکومتوں میں بطور قانون نافذ رہی۔ پھر ہر زمانہ کے نئے پیش آمدہ مسائل کو ماہرین شریعت یعنی مجتہدین اسلام کے طے کردہ اصولوں اور ان کے مدون کردہ اس تحقیقی و تشریحی علمی ورثہ کی روشنی میں حل کیا جاتا رہا۔ پس جن مدارس اسلامیہ میں کتاب و سنت کی تعلیم اُس تحقیق و تشریح کے مطابق دی جاتی ہے جو عہد نبوتؐ، عہد صحابہؓ، عہد تابعین رحمہم اللہ کے بعد کے ادوار میں

legram } >>> https://t.me/pasbane

محفوظ رہی ہے اور وہ اسی تحقیق و تشریح کی بنیاد پر قائم ہیں، اسی متواتر و متوارث تحقیق و تشریح کو لے کر چل رہے ہیں اور اسی تحقیق کی حامل کتب ان کا نصاب درس ہیں۔ نیز جن مدارس کے علم و تحقیق کا سلسلہ خیر القرون کے علم و تحقیق سے جڑا ہوا ہے اور جن کے علم و تحقیق کو جدیدیت کی بجائے تواتر و توارث کی سند حاصل ہے وہ مدارس ہرگز ہرگز فرقہ واریت کے مرکز نہیں ہیں اور نہ ہی وہ علماء فرقہ واریت میں موث ہیں جو اسلاف کی اسی متواتر و متوارث علمی تحقیق و تشریح کے وارث و امین ہیں اور وہ اس تحقیق و تشریح کے قدر دان و حکم بردار ہیں جن کو تحقیقِ من کی سفلی نسبت کی بجائے تحقیق سلفی کی نسبت حاصل ہو اور جو تحقیق اسلاف کی تحقیق سے متصادم ہو وہ اس سے بیزار ہیں۔ کتاب و سنت ان کا مقصد حیات ہے مگر ذہنی آوارگی اور باغیانہ ذہنی آلودگی کے ساتھ نہیں بلکہ اسلاف کی تحقیق و تشریح کے تحت اور یہی صراط مستقیم ہے۔

ہاں فرقہ واریت کے مراکز وہ مدارس، مساجد، سکول، کالج، یونیورسٹی، سرکاری و نیم سرکاری ادارے اور ان کے دفاتر ہیں جن میں عہد نبوتؐ، عہد صحابہؓ اور عہد تابعین رحمہم اللہ پورے تواتر کے ساتھ علم و عمل کے راہ سے چلنے والی کتاب و سنت کی متواتر تحقیق کو تقلیدی شرک، جہالت، رجعت پسندی، دقیانوسیت، ذہنی غلامی، تقلیدی ذہن، ذہنی جمود، ملائیت، مذہبی ازم اور فرسودہ خیالات وغیرہ کا مکروہ عنوان دیا جاتا ہے اور اس متواتر تحقیق پر پختگی کو بنیاد پرستی، انتہا پسندی، تنگ ظرفی، ضد اور تعصب وغیرہ کہا جاتا ہے اور تاریخ اسلام کے تابناک ماضی اور سنہری دور یعنی زمانہ خیر القرون کو دور تاریکی قرار دیا جاتا ہے اور جہالت ثانیہ کے اپنے اس تاریک دور کو علم و روشنی کا دور قرار دے کر اسلاف کی تحقیقات و تشریحات سے نفرت و بیزاری اور سرکشی و بغاوت کا ذہن پیدا کر کے اس حد تک باغیانہ، متکبرانہ اور گستاخانہ ذہن اور انداز فکر پیدا کیا جاتا ہے اور اس قدر خود رائی، انانیت اور

legram } >>> https://t.me/pasbane

غرور و تکبر بھر دیا جاتا ہے کہ پھر ان کو اپنے مقابلہ میں صحابہ کرامؓ سمیت بڑے بڑے محققین علماء سلف ماہرین شریعت ہیچ نظر آتے ہیں۔ اس لئے وہ ان پر اعتماد کرنے کی بجائے ان کی کامل تحقیق کو اپنی ناقص جاہلانہ، طفلانہ بلکہ مجنونانہ تحقیق کی کسوٹی پر پرکھنا اور پرکھ کر ان کے علم و تحقیق پر تنقید و نکتہ چینی کرنا اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں اور ایسی تربیت کرنے والے اساتذہ کا وہ پروردہ بیٹا اور پالتو پٹھا بڑا ہی باکمال متصور ہوتا ہے جو ماہرین شریعت یعنی فقہاء امت اور مجتہدین اسلام کی پگڑیاں اچھالنے میں دیر ہو اور اُن کی صحیح تحقیقات و تشریحات کو رد کر کے ان کے مقابلہ میں اپنے جاہلانہ اجتہادات اور اپنی خواہشاتی تحقیقات کو پُر فریب و پُر کشش عنوانات کے ساتھ عوام کو دھوکہ دینے کا ماہر ہو اور یہ جوہر جس میں جتنا زیادہ ہوتا ہے وہ ان کی نظر میں اتنا زیادہ انعام و اکرام کا مستحق ہوتا ہے اور وہ اتنا بڑا محقق شمار کیا جاتا ہے۔ تقریباً ہر کالج و یونیورسٹی میں اس قسم کے جدید پتے کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہیں جو ایک خاص انداز سے اپنی جدید تحقیقات کے پردہ میں فرقہ واریت کا تعفن پھیلا رہے ہیں۔

کمیونسٹ پروفیسر کی فرقہ واریت: راقم الحروف چند سال قبل قاسم العلوم میں تدریس کے زمانہ میں گل گشت کالونی ملتان کی ایک مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتا تھا۔ مسجد میں نمازیوں میں ایک خوش بخت نوجوان بھی تھا جو ہر نماز میں اذان ہوتے ہی مسجد میں پہنچ جاتا اور جماعت کے وقت تک نوافل اور تلاوت میں مشغول رہتا۔ اس نوجوان پر مسجد کے سبھی نمازی بڑے خوش تھے۔ اپنے بچوں کو نماز و تلاوت کا شوق دلانے کیلئے اس نوجوان کو بطور نمونہ پیش کرتے۔ لیکن ہوا یہ کہ وہ نوجوان رفتہ رفتہ سست ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ کچھ دنوں کے بعد مسجد سے بالکل غائب ہو گیا۔ اس نوجوان کا گھر تو مجھے معلوم نہ تھا تاہم اس کی جستجو میں رہا۔ آخر ایک دن سڑک پر کرکٹ کھیلتا ہوا نظر آ گیا۔ میں اس کے

legram } >>> https://t.me/pasbane

قریب ہوا۔ علیک سلیک کے بعد میں نے پوچھا بیٹا آپ تو ہمارے پختہ نمازی تھے خیر تو ہے آپ کئی دنوں سے مسجد میں نہیں آرہے۔ اس نے بڑی لاپرواہی سے جواب دیا، جی بہت نمازیں پڑھ لیں، میں یہ جواب سن کر بہت پریشان ہوگیا کہ اتنا نیک صالح بچہ اور پختہ نمازی، اس کا دل نماز سے کیوں اچاٹ ہوگیا اور اس کے دل سے نماز کی محبت واہمیت کیوں نکل گئی؟ میں نے اس سے بات کرنا چاہی تو اس نے بات کرنا بھی گوارا نہ کیا۔ آخر میں نے اسے کہا بیٹا یا تو آپ کسی وقت میرے پاس آئیں یا مجھے بتادیں میں آپ کے پاس آجاؤں گا، وجہ تو بتادیں کہ آپ نے نماز کیوں چھوڑدی؟ اگر آپ کو کوئی نماز کے بارے میں شک وشبہ ہے تو میں ہر ممکن اس کو دور کرنے کی کوشش کروں گا مگر وہ اس کیلئے آمادہ نہ ہوا اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ میں کسی مولوی کی بات سننے کیلئے تیار نہیں، میں نے مولویوں کی بہت باتیں سنی ہیں۔ میں نے مسجد میں اس نوجوان کی بگڑی ہوئی حالت کا ذکر کیا تو پتہ چلا کہ یہ طالب کسی دوسرے شہر کا رہائشی ہے۔ یہاں اس نے کالج میں داخلہ لیا ہے اور ایک کمیونسٹ پروفیسر صاحب اس کو مفت بھوشن پڑھاتے ہیں۔ فرقہ واریت کے کردار اس پروفیسر کی تربیت کا یہ نتیجہ ہے اور یہ بھی پتہ چلا کہ مذکورہ پروفیسر کئی نوجوانوں کو اسلام اور علماء اسلام سے بدظن کرکے گمراہ کرچکا ہے۔

غیر مقلد پروفیسر کی فرقہ واریت: بہاولپور میں پروفیسر عبداللہ صاحب گزرے ہیں۔ بہاولپور یونیورسٹی میں وہ فرقہ واریت پیدا کرنے کی ایک مشین تھی۔ موصوف سرکاری ملازم ہونے کے باوجود فرقہ واریت پر مبنی تبلیغی دورے کرتے، فرقہ وارانہ تقریریں کرتے اور مناظرے کرتے۔ فرقہ واریت کے شاہکار مختلف رسالے لکھتے اور چھپوا کر مفت تقسیم کرتے، لیکن اپنی ملازمت کے تحفظ کیلئے نام ظاہر نہ کرتے مگر ان کی وفات کے بعد پروفیسر عبدالغفار صاحب نے ان سب رسائل کا مجموعہ پروفیسر عبداللہ کے نام سے شائع کیا ہے۔ نیز وہ اپنی کلاس میں فرقہ وارانہ مسائل پر حل کرکے طلبہ کی ذہن سازی کرتے۔ مزید یہ کہ فرقہ واریت پھیلانے اور طلبہ میں فرقہ

legram } >>> https://t.me/pasbane

واریت کا زہر بھرنے کیلئے موصوف نے ایک پرائیویٹ عبداللہ ہال بنا رکھا تھا جہاں کالج کے طلبہ کو اپنے پاس رکھ کر ان کو فرقہ واریت کیلئے تیار کرتے۔ چنانچہ موصوف کے شاگرد جہاں جہاں پہنچے ہوئے ہیں وہ وہاں اپنے استاد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسی طرح فرقہ واریت پھیلا رہے ہیں۔ سکول، کالج، یونیورسٹی اور دیگر سرکاری اداروں میں فرقہ واریت پھیلانے کے سینکڑوں واقعات ہیں، اگر وہ سب لکھے جائیں تو داستان طویل ہو جائے گی۔

پس وہ جدید محققین جو ایک طرف فرقہ واریت کی مذمت کرتے ہیں اور علماء کو فرقہ واریت کے حوالہ سے بدنام کرتے ہیں، بدنام کر کے اپنی محفلوں کی رونق بڑھاتے ہیں تو دوسری طرف کتاب وسنت کی جدید تشریح کر کے فرقہ واریت پھیلاتے ہیں۔ ان کی حالت اس بڑھیا جیسی ہے جس نے باز کو دیکھ کر بڑا ترس کھایا۔ اس نے کہا اس کی چونچ ٹیڑھی ہے بیچارہ کھائے کیسے ہوگا؟ یہ کہا اور باز کی چونچ کاٹ دی۔ پھر دیکھا کہ باز کے پر بڑھے ہوئے ہیں بڑھیا کہنے لگی بڑے افسوس کی بات ہے آج تک کسی نے اس کی حجامت بھی نہیں بنائی، یہ کہہ کر اس کے پر کاٹ ڈالے۔ پھر جو نظر پڑی باز کے پنجوں پر تو آب دیدہ ہو کر کہنے لگی افسوس اس کے ناخن اتنے بڑھے ہوئے ہیں یہ تو اپنے آپ کو زخمی کر لیتا ہوگا کسی نے اس بیچارے کے ناخن بھی نہیں کاٹے، یہ کہا اور باز کے ناخن بھی کاٹ دیئے۔ اس احمقانہ اور جاہلانہ خیر خواہی کا نتیجہ یہ ہوا کہ پرندوں کا یہ بادشاہ، عقابی نگاہوں کا مالک، فلک بوس اڑان اڑنے والا شہباز اب ایک مردود کی طرح چڑیوں اور چیونٹیوں کے سامنے بے بس پڑا ہے۔

آج یہ جدید یئے یعنی جدید محققین اور اسلام کے جدید شارحین کتاب وسنت اور دین اسلام کے ساتھ ایسی ہی ہمدردی و خیر خواہی کر رہے ہیں۔ یہ لوگ مذکورہ بالا نظریات و طلبہ میں سے کسی نہ کسی باطل نظریہ کے داعی بن کر فرقہ واریت کو ختم کرنے کا دعویٰ کر کے مزید فرقے اور فرقہ واریت پیدا کر رہے ہیں۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

تاریخی شہادت

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب برصغیر میں فرنگی حکومت کیخلاف تحریک آزادی چلی تو مسلمانوں کی قوت کو منتشر کرنے کیلئے عیار حکومت نے کچھ ضمیر فروش غدار افراد تلاش کئے۔ تلاش کر کے اپنے ان زرخرید (ضمیر فروش) غلاموں کے ذریعے جہاں مختلف مقاصد کی تکمیل کی وہاں مذہبی فرقہ واریت بھی پیدا کی۔ فرقہ واریت پیدا کر کے اس کو قانونی تحفظ دیا۔ طریقہ یہ اختیار کیا کہ پہلے حکومت کی جانب سے آزادی مذہب کا ایک اشتہار بعنوان ''آزادیٔ مذہب'' شائع کیا گیا یعنی کسی ایک مذہب کی پابندی لازم نہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جدید محققین برساتی مینڈکوں کی طرح نکل آئے۔ انہوں نے کتاب وسنت کی نئی نئی تحقیقات وتشریحات کر کے کئی نئے مذاہب نکال لئے۔

دین میں تحریف اور فرقہ واریت کے اس فتنہ کو روکنے کیلئے علماء حقہ بھی ان کا تعاقب کرنے پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ مسلمانوں کو متحد رکھنے کیلئے اور فرقہ واریت کے جال سے بچانے کیلئے اہلِ حق تقریر وتحریر کے ذریعے کتاب وسنت کی متواتر تحقیق وتشریح کے مطابق دین کا تحفظ کرتے رہے اور ان کے باطل مذاہب، فرقہ واریت وفرقہ وارانہ نظریات کی حتی المقدور بیخ کنی کرتے رہے۔

لیکن فرقہ واریت کو قانونی تحفظ حاصل ہونے کی وجہ سے فرقہ واریت کے یہ کردار انگریز سرکار کی طرف سے انعامات حاصل کرتے اور خطابات پاتے رہے۔ ان کو روشن دماغ، جدید محققین، جدید مفکرین اور تعلیم یافتہ کے نام سے مشہور کیا جاتا رہا۔ جبکہ اتحاد کے علم بردار اور وحدت اُمت کے داعی علماء حقہ کو باغی وغدار قرار دیا جاتا۔ فرقہ واریت پھیلانے اور فرقہ وارنہ تقاریر کے الزام میں ظلم وستم کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔ چنانچہ اس اشتہار آزادیٔ مذہب کا تذکرہ کرتے ہوئے غیر مقلد ''نواب صدیق خان صاحب'' لکھتے ہیں

legram } >>> https://t.me/pasbane

اور یہ لوگ (یعنی اہل حدیث) اپنے دین میں وہی آزادگی برتتے ہیں جس کا اشتہار بار بار انگریزی سرکار سے جاری ہوا ہے، خصوصاً دربار دہلی میں جو سب درباروں کا سردار ہے۔ جو رسائل و مسائل رد تقلید و تقلید مذہب میں اب تک تالیف ہوئے وہ شاہد عدل ہیں اس بات پر کہ مدعی اس طریقہ کے قید مذہب خاص سے آزاد ہیں۔ اور جس قدر رسائل بجواب ان مسائل کے مقلدان مذہب کی طرف سے لکھے گئے ہیں وہ سب باآواز بلند پکارتے ہیں کہ ہم (یعنی مقلدین) مذہب خاص کے مقید و مقلد ہیں۔ ہم پر پیروی فلاں وہ فرض و واجب ہے، مذہبی آزادگی سے کچھ واسطہ نہیں۔ یہ آزادگی سرکار برٹش کو یا ان کو جو اس حکومت میں اظہار اپنی آزادگی مذہب خاص کا کرتے ہیں مبارک رہے، اب تامل کرنا چاہئے کہ دشمن سرکار کا وہ ہوگا جو کسی قید (مذہب) میں اسیر ہے یا وہ ہوگا جو آزاد و فقیر ہے" (ترجمان وہابیہ: ص ۳۲)

دوسری جگہ لکھتے ہیں

"اگر کوئی بدخواہ و بداندیش سلطنت برٹش کا ہوگا تو وہی شخص ہوگا جو آزادگی مذہب کو نا پسند کرتا ہے اور ایک مذہب خاص پر جو باپ دادوں کے وقت سے چلا آتا ہے جما ہوا ہے"

(ترجمان وہابیہ: ص ۵)

☆ پس انگریز نے جو مسلمانوں میں ذہنی آوارگی پیدا کی اور کتاب و سنت کی متواتر تحقیق کو باپ دادا کا دین کہہ کر چھڑایا، یہ ہے فرقہ واریت کا اصل سبب۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

فرقہ واریت کا سدباب کیسے؟

جب فرقہ واریت کی حقیقت اور فرقہ واریت کے سبب کی تشخیص ہو چکی تو اب اس پر غور کرنا چاہیئے کہ فرقہ واریت کا سدباب کیا ہے؟

قارئین کرام! جب آپ حضرات معلوم کر چکے کہ فرقہ واریت کا سبب کتاب وسنت کی نئی نئی تشریحات ہیں اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ کتاب وسنت اور شریعت محمدیہ کی مکمل تشریح صدیوں پہلے ہو چکی ہے جس کو تابعین کے دور میں مدون کر دیا گیا تھا پھر وہ اُمت میں پورے تواتر کے ساتھ علم وعمل کی لائن سے چلتی رہی ہے اور اسلامی حکومتوں میں بطور قانون نافذ رہی ہے اور وہ اب تک محفوظ ہے اور اکثر دینی مدارس میں اُسی تحقیق وتشریح کے مطابق کتاب وسنت کی تعلیم دی جاتی ہے۔

تو اب فرقہ واریت کو ختم کرنے کا طریقہ اور فرقہ واریت کے سدباب کا فارمولا تلاش کرنا کوئی مشکل امر نہیں رہا کہ جو حکومت واقعی فرقہ واریت کا خاتمہ کرنا چاہتی ہے محض علماء کے وقار کو مجروح کرنا علماء سے عوام کو متنفر کرنا اور عوام میں اپنی مقبولیت پیدا کرنا مقصود نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنی حکومتی طاقت وقوت اور حکومتی اختیارات کے ذریعہ کتاب وسنت کی جدید تحقیقات اور جدید تشریحات کو بند کر کے سب کو اسی پہلی متواتر ومتوارث تحقیق و تشریح کا پابند کر دے کیونکہ جب کتاب وسنت کی تشریح ایک ہوگی تو پوری اُمت نہ سہی تو ملکی حد تک پوری قوم مذہبی یک جہتی کے رنگ میں رنگی جائے گی اور مذہبی اعتبار سے ایک ہو جائے گی اور اگر خدانخواستہ ابتدائی طور پر ایک نہ بھی ہوگی تو فرقہ واریت کے وبائی مرض پر انشاء اللہ العزیز اٹھانوے فی صد کنٹرول ضرور ہو جائے گا، پھر رفتہ رفتہ باقی دو فی صد فرقہ

legram } >>> https://t.me/pasbane

واریت کا خاتمہ از خود ہو جائے گا۔ سو جو حکومت بھی فرقہ واریت کے ختم کرنے میں مخلص ہے اس کیلئے یہ اقدام ناگزیر ہے اور حکومت کیلئے یہ اصلاحی اقدام کرنا کوئی مشکل نہیں۔

اگر یہ معاملہ وزارت مذہبی امور کے اختیار میں دے دیا جائے اور عدالتوں کو باقاعدہ مذہبی کیسوں کی سماعت و فیصلہ کا اختیار دے دیا جائے اور عدالت میں جو شخص بھی کتاب سنت کی متواتر و متوارث تحقیق و تشریح سے منحرف ثابت ہو جائے وہ فرقہ واریت کا مجرم ہے، اس کو عدالت کی طرف سے قرار واقعی سزا مل جائے تو فرقہ واریت کے سوتے خود ہی خشک ہو جائیں گے اور فرقہ واریت کے تنلیظ کڑھے ختم ہو جائیں گے۔

تاریخ اسلام کے ترقی یافتہ اور روشن دور میں اسلامی حکومتوں میں یہی دستور تھا۔ چنانچہ امیر المؤمنین خلفیۃ الرسول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب جس نے نبوت محمدی ﷺ کے مقابلہ میں اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر رکھا تھا اور اپنی اچھی خاصی قوت تیار کر لی تھی کے ساتھ جہاد کر کے ستر (۷۰) قراء صحابہ کرامؓ کی قیمتی جانیں قربان کر کے اس شجرۂ خبیثہ کی جڑ کاٹ دی اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس فتنہ کو دفن کر دیا۔

امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کے دور میں خارجیوں کا فتنہ و فرقہ وجود میں آیا، جنہوں نے اپنی جدید تحقیق اور جدید نظریات کی بنیاد پر ایک نیا مذہب ایجاد کیا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ دینی معاملات میں کسی کو حَکَم بنانا کفر ہے اور جو آدمی اس عقیدہ سے اتفاق نہ کرے وہ کافر ہے، اس کا خون بہا دینا مباح ہے۔ یہ بھی ان کا عقیدہ تھا کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہے۔ یہ فرقہ بارہ ہزار کی تعداد میں تھا۔ جب انہوں نے یہ مذہب ایجاد کر کے اس کو رواج دینا چاہا تو اولاً سیدنا علیؓ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو بھیج کر ان کو سمجھایا، ان کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا۔ مگر وہ راہِ راست پر نہ آئے تو ثانیاً سیدنا علیؓ نے ان پر فوج کشی کی اور فوجی طاقت کے ذریعہ اس فتنہ کو کچل دیا۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

اسلامی حکومتوں کے فرائض میں شامل تھا کہ ملکی سرحدات کی طرح حدود اللہ یعنی حدود دین کی بھی حفاظت کریں۔ اس کے بعد بھی اسلامی حکومتوں کے دور میں جب بھی کسی نے حدود دین کو پامال کرنے کی طرف پیش قدمی کی اور کوئی نیا مذہب ایجاد کر کے اس کو رواج دے کر دین حق کو تہ و تاج کرنا چاہا اور کتاب وسنت کی متواتر تحقیق وتشریح کے مقابلہ میں اپنی جدید تحقیق کا کھوٹا سکہ چلانا چاہا تو اسلامی حکومت پہلے مرحلہ میں علماء اسلام کے ذریعے دلائل سے ان کو قائل و مطمئن کرنے کی کوشش کرتی، اگر وہ مطمئن ہو کر توبہ کر لیتے تو ان کو معاف کر دیا جاتا اور اگر وہ اپنے ایجاد کردہ مذہب کے رواج دینے پر مصر ہوتے تو عدالت یا فوج کے ذریعہ ان کو کیفر کردار تک پہنچا دیا جاتا۔

اس سلسلہ میں اگر ہم پاکستان کی تاریخ پر ایک نگاہ ڈالیں تو مزید شرح صدر ہو جائیگا۔ انگریز کے دور میں ایک انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ حکومت کی پشت پناہی اور حکومتی وسائل کے بل بوتے پر انگریز کا یہ خود کاشتہ پودہ پروان چڑھتا رہا حتیٰ کہ یہ خوب جڑ پکڑ گیا۔ پھر پاکستان معرض وجود میں آیا تو قادیانی فرقہ اپنے مادی وسائل اور پاکستان کی بے دین یا بد دین حکومتوں کی بے حسی و بے غیرتی کی وجہ سے حکومت کے حساس اداروں اور کلیدی آسامیوں پر قابض ہو گیا اور قادیانی لوگ حکومت کے مختلف محکموں میں گھس گئے، نتیجۃً یہ فرقہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا۔

دوسری طرف مادی وسائل سے محروم اور حکومت کے معتوب "علماء حق" قادیانیت کے روپ میں پھیلنے والی فرقہ واریت کے خلاف دلائل کی جنگ لڑتے رہے اور قادیانی فرقہ کی اسلام و پاکستان دشمنی کو طشت از بام کرتے رہے اور حکومت کے دروازہ پہ دستک دے کر حکومت کو آگاہ کرتے رہے اور مسلمانوں کو ملت اسلامیہ کے متواتر و مسلمہ عقیدہ ختم نبوت و نزول عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ دلائل کے ساتھ سمجھاتے رہے۔ سمجھا کر اس

legram } >>> https://t.me/pasbane

فرقہ واریت سے بچانے اور سلف کے متواتر و متفقہ عقائد پر جمع رکھ کر مسلمانوں میں اتحاد کی فضاء برقرار رکھنے کی کوشش کرتے رہے۔

لیکن بے دین، بے حس، بے شعور اور مفاد پرست حکومتوں نے غیر ملکی طاقتوں کا آلہ کار بن کر علماء حق کی طرف سے کی جانے والی اتحاد اور دعوت اتحاد کی عملی کوششوں کو فرقہ واریت کا عنوان دے کر علماء کو بدنام کیا اور اس فرقہ واریت یعنی قادیانیت کے خلاف کام کرنے کے جرم میں ہزاروں علماء اور مسلمانوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ جیلوں میں بند کر کے ان کو اذیتیں پہنچائی گئیں اور ان پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے گئے اور ہزاروں کو شہید کر دیا گیا۔ یوں علماء کو فرقہ پرست اور فرقہ واریت کے مجرم قرار دے کر فرقہ واریت کے غلیظ جوہڑ پر پردہ ڈال دیا گیا۔

مگر علماء حق نے ہمت نہ ہاری وہ اُمت مسلمہ کے متواتر و متفقہ عقیدۂ ختم نبوت اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی طرف دعوت دے کر متحد رکھنے کی کوشش بھی کرتے رہے اور قادیانیت کو قومی وحدت اور قومی سلامتی کے خلاف سازش بھی قرار دیتے رہے۔ بالآخر شیخ الاسلام، فقیہ ملت، مفتی اعظم، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے ابوذر شہنشاہ سیاست سیف بے نیام شیر اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں اور حجۃ الاسلام، سید السادات، محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان و امیر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی قیادت میں پوری پاکستانی قوم کی تحریک کے نتیجہ میں قادیانیت کا پرانا مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا۔ قادیانیوں کے پیشوا مرزا ناصر کو بھی قومی اسمبلی میں طلب کیا گیا۔ کئی روز تک بحث ہوتی رہی۔

المختصر یہ کہ قومی اسمبلی میں قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ اس فیصلہ کے بعد پوری دنیا میں قادیانی فرقہ کی کمر ٹوٹ گئی اور ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی ہو گیا کہ جن علماء حق کو

legram } >>> https://t.me/pasbane

قادیانیت کے خلاف کام کرنے کی وجہ سے خاک وخون میں تڑپایا گیا یہ سراسر ظلم تھا اور یہ ظلم کرنے والے قیامت کے روز اللہ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اور یہ بھی پتہ چل گیا کہ قادیانیت فرقہ واریت تھی اور جو علماء وعوام قادیانیت کے خلاف کام کر رہے تھے وہ درحقیقت فرقہ واریت کے خلاف کام تھا۔ ان کے مقصد کی بنیاد اور اس کا نتیجہ فرقہ واریت کا خاتمہ تھا نہ کہ فرقہ واریت پھیلانا اور قادیانیت کے خلاف ان کی تبلیغی ودعوتی مہم اتحاد اور دعوتِ اتحاد کا مشن تھا۔ اس کے برعکس قادیانی فرقہ اور اس کے پشت پناہ فرقہ واریت کے پیکر اور فرقہ واریت کے مجرم۔

بہرکیف جب قومی اسمبلی نے یہ تاریخی فیصلہ دیا تو اس فرقہ واریت (قادیانیت) کا عروج زوال میں اور ترقی پستی میں تبدیل ہوگئی اور کافی حد تک اس پر کنٹرول ہوگیا۔ اگر اس فیصلہ پر پورا پورا عمل درآمد ہوتا تو موجودہ حالت سے بھی صورت حال مختلف ہوتی۔ ہر حکومت غیر ملکی دباؤ کی وجہ سے اس فیصلہ کو کالعدم قرار دینے کی کوشش کرتی رہی لیکن اس کے باوجود فرقہ واریت ختم کرنے کے حوالہ سے نتیجہ حوصلہ افزا رہا ہے۔

اسی طرح مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی صدر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی کوششوں سے یوسف کذاب کا کیس لاہور کی عدالت میں زیر سماعت آیا۔ عدالت نے کئی ماہ کی سماعت کے بعد اس کی سزا کا فیصلہ سنایا تو ہمیشہ کیلئے یوسف کذاب کا فتنہ اور اس کی طرف سے پھیلائی جانے والی فرقہ واریت کا خاتمہ ہوگیا۔ کراچی کے گوہر شاہی فرقہ کا کیس بھی عدالت میں زیر بحث آیا۔ اس کے فرقہ وارانہ نظریات عدالت کے سامنے آئے تو عدالت نے اس کو بھی عقائد حقہ متواترہ سے انحراف کرکے اپنے نئے عقائد کفریہ کی بنیاد پر نیا مذہب اور نیا فرقہ نکالنے پر سزا کا حکم سنایا تو گوہر شاہی فتنہ اور گوہر شاہی فرقہ دفن ہوگیا۔

کاش! اگر میاں نواز شریف کے دورِ حکومت میں بھٹو اسمبلی کی طرح نواز اسمبلی بھی سپاہ صحابہؓ کی طرف سے پیش کردہ "تحفظ ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ بل" پاس کرکے

legram } >>> https://t.me/pasbane

قانون سازی کر دیتی یا کم از کم سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ فریقین کا موقف سن کر عدالت عالیہ کوئی مناسب فیصلہ کر دیتی۔ محض فرقہ واریت قرار دے کر حکومت اپنی طاقت کے زور پر ظلم ڈھانے اور مسئلہ دبانے کی ریت اختیار نہ کرتی تو نہ لشکر جھنگوی بنتا نہ سپاہ محمد وجود میں آتا۔ نہ شیعہ، سنی قتل و غارت ہوتی اور نہ ہی سپاہ صحابہ پر پابندی لگانی پڑتی کیونکہ سپاہ صحابہ کا اعلان تھا کہ اگر ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ کو قانونی تحفظ دے دیا جائے تو ہم سپاہ صحابہ کو ختم کر دیں گے۔

لہٰذا جو حکومت بھی فرقہ واریت کو ختم کرنا چاہتی ہے تو وہ اولاً فرقہ واریت کی حقیقت کو سمجھے کہ فرقہ واریت ہے کیا؟ پھر حکومت پر ضروری ہے کہ فرقہ واریت کے مرتکب افراد کو نئے نظریات چھوڑ کر عقائد متواترہ کا پابند کرنے کی کوشش کرے، اگر وہ ان کے پابند نہ ہوں تو بذریعہ عدالت ان کو پابند سلاسل کر کے ان کو جیل میں بند کر دیا جائے تاکہ ساتھ ہی فرقہ واریت بھی بند ہو جائے۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

کیا علماء فرقہ پرست ہیں؟

فرقہ واریت کو ختم کرنے کی اصل ذمہ داری تو اسلامی حکومت پر ہے لیکن اگر حکومت اس میں بے حسی و غفلت کا مظاہرہ کرے بلکہ فرقہ واریت کے کرداروں اور ذمہ داروں کو تحفظ دیکر فرقہ واریت کو تحفظ دے تو اولاً علماء حقہ افضل الجهاد کلمة الحق عند سلطان جائر کے مطابق حکومت کو فرض شناسی کا احساس دلائیں اور حکومت کی غفلت و بے حسی کو دور کر کے فرقہ واریت کی حقیقت بھی سمجھائیں اور حکومت کو فرقہ واریت ختم کرنے کی طرف متوجہ کریں۔ لیکن اگر سب کچھ کے باوجود حکومت ٹس سے مس نہ ہو تو پھر علماء کرام عدالت کی طرف رجوع کریں اور عدالتیں بھی ساتھ نہ دیں اُدھر باطل فرقہ اپنی فرقہ واریت کو خوب پھیلا رہا ہے اور فرقہ وارانہ مہم کو تیز سے تیز کرتا جا رہا ہے حتیٰ کہ عامۃ المسلمین ان کے دھوکے میں آ کر اس فرقہ واریت کا حصہ بن کر صراط مستقیم کے متواتر و متوارث سلسلۃ الذہب سے ہٹتے اور کٹتے جا رہے ہیں تو ایسی صورت میں علماء حقہ پر فرض ہے کہ وہ حفاظتِ دین اور قوم میں مذہبی اتحاد قائم رکھنے اور باطل یعنی فرقہ واریت کا راستہ روکنے کیلئے علمی دلائل کے ساتھ اس صحیح اور سچے عقیدہ و عمل کی طرف قلم و زبان اور تقریر و تحریر کے ذریعے دعوت دیں جو اُمتِ مسلمہ کے درمیان تواتر و تسلسل کے ساتھ اوپر سے چلا آ رہا ہے اور باطل فرقے نے جو نیا عقیدہ، نیا عمل اور نیا مذہب بنا کر کتاب و سنت کے حوالے سے پیش کیا ہے اور پیش کر کے کتاب و سنت کے نام پر لوگوں کے مال و ایمان کو لوٹ رہا ہے، اس فرقہ کی دھوکہ بازی اور اس کا بطلان واضح کریں اور باطل فرقہ کی طرف سے پیدا کئے گئے تمام شکوک و شبہات کا ازالہ کریں تاکہ عامۃ المسلمین ان کی فرقہ واریت کے جال میں پھنس کر فرقہ واریت کا حصہ بننے کی

legram } >>> https://t.me/pasbane

بجائے سبیل المومنین پر چل کر سلسلہ اتحاد کی کڑی بن جائیں۔

دفاع حق اور حفاظت دین کی اس محنت کا نام فرقہ واریت نہیں بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، یہ فرقہ واریت نہیں بلکہ دعوت اتحاد ہے، یہ فرقہ واریت نہیں بلکہ فرقہ واریت والے فساد کے خلاف جہاد ہے، یہ فرقہ واریت کے شجرۂ خبیثہ کی آبیاری نہیں بلکہ اس کی بیخ کنی ہے اور اس کا نام فرقہ پرستی نہیں بلکہ ''حق گوئی اور حق پرستی'' ہے۔

طائفہ منصورہ:

اے برادران اسلام! ایسے مجاہد، جرأت مند، حق گو علماء بسا غنیمت ہیں۔ یہ علماء اللہ کی رحمت ہیں بلکہ بقائے دنیا اور نزول رحمت کا ذریعہ ہیں۔ یہی جماعت وہ طائفہ منصورہ ہے جس کے بارے میں محسن اعظم سرور کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ (بخاری: ج ۱ ص ۱۶)

''اور یہ اہل حق کی جماعت قیامت تک قائم رہے گی ان کو کوئی مخالف نقصان نہ پہنچا سکے گا'' یعنی نہ ان کی استقامت میں فرق آئے گا اور نہ وہ اپنے مقصد سے پیچھے ہٹیں گے۔

اور یہی جماعت خیر امت کا مصداق ہے جس کے متعلق ارشاد ربانی ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ''تم بہترین امت ہو کہ تمہیں لوگوں کی نفع رسانی کیلئے نکالا گیا ہے، تم امر بالمعروف اور عن المنکر کرتے ہو''۔

اور یہ وہی مؤمن ہیں جن کے متعلق قرآن پاک میں فرمایا وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ''مؤمنین ایک دوسرے کے دوست ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں''۔

ان ہی مؤمنین کو خوش خبری دی اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ... الخ ''اللہ ان پر

legram } >>> https://t.me/pasbane

یقیناً رحمت فرمائے گا اور اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ان کو پر رونق باغات اور عمدہ رہائش گاہیں عطا کرے گا، ان نعمتوں سے بھی بڑھ کر نعمت 'اللہ کی رضا' ہے"

یہ مجاہد علماء تمام مسلمانوں کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ پوری اُمت مسلمہ کی طرف سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ..... الخ تم میں سے لازماً ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے اور یہی لوگ کامیاب ہیں"

دنیا ان علماء کو فرقہ پرست اور شر پسند کہے یا انتہا پسند اور بنیاد پرست قرار دے، ان کو تخریب کاری اور دہشت گردی کا طعنہ دے یا فرقہ واریت اور امن شکنی کا الزام دے یا ان پر تقلیدی شرک کا فتویٰ لگائے، قرآن ان خوش بخت، خوش نصیب، سعادت مند علماء کو خَيْرَ اُمَّةٍ، اُولُوْ بَقِيَّةٍ، اَلْمُفْلِحُوْنَ، اَلْمُؤْمِنُوْنَ، اَلصَّالِحُوْنَ کے اعلیٰ القابات سے نواز کر رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ کا پروانہ عطا فرما کر ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ کی بشارت دیتا ہے

کتمان حق موجب ہلاکت ہے: اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غفلت و ترک کو موجب ہلاکت فرمایا ہے۔ سورۃ ہود میں ہے فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ ... مُجْرِمِيْنَ یعنی ان ہلاک شدہ بستیوں میں اہل علم فساد فی الارض سے کیوں نہیں روکتے تھے (جس کی وجہ سے ہم نے سب کو ہلاک کر دیا) البتہ جو چند افراد نَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ کرتے تھے ہم نے صرف ان کو نجات دی اور ان ہلاک شدہ لوگوں کی ہلاکت کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے آرام پرستی اور عیش پسندی کے پیچھے پڑ کر نَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ کا فریضہ چھوڑ دیا تھا۔

سورۃ الاعراف میں ہے وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ... خَاسِئِيْنَ حضرت داؤد علیہ السلام کی قوم کا واقعہ ہے (ہم اُن کی زبان حال کو زبان

legram } >>> https://t.me/pasbane

قال میں ڈھال کر حقیقتِ حال کو بیان کرنے کی کوشش کریں گے)۔ ان کو حکم الٰہی تھا کہ وہ ہفتے والے دن مچھلی کا شکار نہ کیا کریں لیکن اتفاق کی بات یہ کہ ہفتے کے دن مچھلیاں زیادہ ظاہر ہوتیں

ان حالات میں جدید محققین اور شارحین کا ایک گروہ پیدا ہو گیا جو یہ سوچنے لگے کہ اس طرح تو قوم کا بہت اقتصادی و معاشی نقصان ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی ایسی تشریح کی جائے کہ شریعت بھی رہ جائے اور مچھلی بھی ہاتھ سے نہ جائے۔ وہ کہنے لگے اب تک جو اس حکم کی تشریح ہوتی رہی ہے کہ نہ مچھلی کو پکڑنا ہے نہ ان کو کسی گڑھے میں محبوس و محفوظ کرنا ہے یہ غلط ہے۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہفتے والے دن مچھلی کو ہاتھ سے مت پکڑو اور اگر ہفتے والے دن مچھلیوں کو گڑھوں میں اس طرح محبوس اور محفوظ کر دیں کہ واپس دریا میں نہ جا سکیں اور اتوار کے دن ان کو پکڑ لیں تو یہ اس حکم کی خلاف ورزی نہیں۔ ان جدید محققین نے اس نئی تحقیق کی بنیاد پر نیا مذہب جاری کیا اور ایک نیا فرقہ بنا ڈالا اور کچھ لوگوں کو چکنی چپڑی باتیں کر کے اپنے ساتھ ملا لیا، یوں نئی تشریح کی بنیاد پر ایک نیا فرقہ اور فرقہ واریت شروع ہو گئی۔

سو قوم تین گروہوں میں بٹ گئی۔ ایک گروہ فرقہ واریت کا علم بردار جدید فرقہ تھا یعنی ہفتے والے دن مچھلیوں کو چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں محبوس کرنے والا طبقہ، وہ اپنے اس عمل کو حکم شرعی کے خلاف نہیں سمجھتا تھا۔ دوسرا گروہ اہل حق کا تھا جن کا دعویٰ یہ تھا کہ حکم شرعی کی وہ تحقیق و تشریح جو پہلے سے چلی آ رہی ہے وہی حق وہی سچ اور وہی صحیح ہے۔ قومی وحدت اور قومی اتحاد و اتفاق کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ اپنی نئی تحقیق اور نئی تشریح کر کے اس کی بنیاد پر نیا مذہب اور نیا فرقہ بنانا فرقہ واریت ہے جو بہت بڑا فتنہ اور فساد ہے، لہٰذا اس سے باز آ جانا چاہئے۔

وہ ایک طرف عوام الناس کو سمجھاتے اور ان کو فرقہ واریت سے بچانے کیلئے اسی متواتر و متوارث تحقیق کے مطابق حکم الٰہی پر عمل کرنے کی دعوت دیتے جو فرقہ واریت کے

legram } >>> https://t.me/pasbane

مقابلے میں دعوتِ اتحاد تھی۔ دوسری طرف ان روشن دماغ جدید محققین کو سمجھاتے کہ تمہاری یہ نئی تحقیق غلط ہے اس کو چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہفتے کے دن مچھلیوں کے شکار کرنے سے منع کیا ہے اور جیسے مچھلی کو پکڑنا شکار ہے اسی طرح چھوٹے گڑھے میں مچھلیوں کو اسی طرح محبوس اور محفوظ کر لینا کہ وہ واپس دریا میں نہ جا سکیں اور ہم جب چاہیں ان کو پکڑ لیں یہ بھی شکار ہے، گویہ کہ یہ بھی مچھلی پکڑنے کے مترادف ہے اس کو بھی عرفِ عام میں شکار ہی سمجھا جاتا ہے۔

لیکن ان روشن دماغوں اور فرقہ پرستوں کو یہ بات سمجھ نہیں آئی یا ان میں ضد تھی اور تسلیم کا مادہ نہ تھا۔ بہرکیف ان کم فہم یا کج فہم جدید محققین کو یہ بات ناگوار گذری۔ شاید ان کا خیال یہ ہو کہ بات وہ ماننی چاہئے جو براہِ راست اللہ یا رسول اللہ کی ہو، شکار کی یہ وضاحت اور تشریح نہ اللہ نے کی ہے نہ اللہ کے رسول نے بلکہ یہ تمہاری اپنی تحقیق ہے اور ہم اُمتیوں کے اقوال اور اُمتیوں کی تحقیق کے پیچھے نہیں چلتے کہ اس کا نام تقلید ہے اور تقلید شرک ہے۔ اس لئے ہم آپ لوگوں کی تحقیق کو مان کر تقلیدی مشرک نہیں بننا چاہتے۔ لہٰذا ہم اسی تحقیق پر چلیں گے اور اسی پر عمل کریں گے جو ہم نے خود کی ہے۔ گویا وہ اپنی تحقیق کو خدا اور رسول خدا کی تحقیق سمجھتے ہیں جبکہ یہ تحقیق بھی نہ خدا تعالیٰ نے بنائی نہ رسول خدا نے بنائی اور اُمتیوں کی تحقیق ماننا ان کے نزدیک حرام و شرک ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اس جدید (فرقہ واریت کے بانی اور علم بردار) فرقے کا ہر فرد غیر شعوری طور خدا یا رسول بنا ہوا ہے اور ان کی سمجھ خدا اور رسول کی سمجھ ہے۔

اہل حق کہتے ہیں کہ ہم جو اس حکم شرعی کی تشریح بتا رہے ہیں یہ ماہرین شریعت کی تحقیق ہے اور یہ وہ متواتر اور متوارث تحقیق ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے، اس پر عمل بھی ہوتا آیا ہے نہ تم ان پہلے ماہرین شریعت کی طرح ماہر ہو نہ تمہاری یہ تشریح متواتر ہے اور نہ

legram } >>> https://t.me/pasbane

اس کے مطابق پہلے بھی عمل ہوا ہے۔ لہٰذا اس پر اصرار نہ کرو۔

لیکن ممکن ہے اُن کا اصول یہ ہو کہ اللہ و رسول کی بات میں ہر ایک کو غور کرنے کا اور تحقیق کرنے کا حق ہے، ماہر غیر ماہر کا اس میں کوئی فرق نہیں۔ رہی یہ بات کہ تمہاری بیان کردہ تحقیق متواتر اور معمول بہ رہی ہے تو میاں ہم تو صرف اور صرف خدا اور رسول کی بات حجت مانتے ہیں اس لئے تواتر کی بات ہمارے سامنے نہ کریں۔ دوسری بات یہ کہ اگر ساری اُمت گمراہ رہی ہے اور ایک غلطی کرتی رہی ہے تو کیا ضروری ہے کہ ہم بھی اس گمراہی اور غلطی میں ان کے ساتھ شریک ہو جائیں؟

اہل حق کہتے کہ ارے بندگانِ خدا اگر تمہیں یہ معقول باتیں سمجھ نہیں آتیں اور ان مسلمہ و متفقہ حقائق کو تسلیم نہیں کرتے تو چلو اس بات کو دیکھ لو کہ قوم میں پھوٹ پڑ رہی ہے اور فرقہ واریت پھیل رہی ہے قوم کا مذہبی اتحاد و اتفاق پارہ پارہ ہو رہا ہے اس لئے قوم پر ترس کھاؤ اور فرقہ واریت پھیلانے سے باز آؤ۔

وہ یہی جواب دیتے ہوں گے جو آج دیا جاتا ہے کہ تم خاموش ہو جاؤ ہماری تردید نہ کرو تم اپنی متواتر تشریح کے مطابق حکم الٰہی پر عمل کرتے رہو ہمیں اپنی تشریح کے مطابق عمل کرنے دو، نہ ہم تمہیں کچھ کہتے ہیں نہ تم ہمیں کچھ کہو، بس فرقہ واریت ختم۔

اہل حق کہتے ہیں کہ تم جو یہ کہہ رہے ہو کہ "ہم تمہیں کچھ نہیں کہتے" یہ جھوٹ ہے کیونکہ ہماری یہ جماعت پہلے سے چلی آ رہی ہے جس کو تم نے گمراہ کہا ہے لیکن اتنی بات تو ثابت شدہ ہے کہ ہماری جماعت پہلے سے چلی آ رہی ہے اور تمہاری جماعت کل کا ایک نو زائیدہ نیا فرقہ ہے جو ایک نئی تشریح کے نتیجے میں وجود پذیر ہوا ہے۔ نئی تشریح کا داعی تمہارا یہ سربراہ پہلے فرد واحد تھا پھر وہ ہماری جماعت کے آدمیوں کو دھوکہ اور چکر دے کر توڑتا رہا حتیٰ کہ تم نے ہمارے بیسیوں آدمی گمراہ کر کے اپنے ساتھ ملا لئے: ان میں سے ہر آدمی

legram } >>> https://t.me/pasbane

ہماری جماعت کا بازو تھا، تم نے ہمارے اتنے بازو کاٹ لئے پھر بھی یہ کہتے ہو کہ ہم تمہیں کچھ نہیں کہتے، یہ جھوٹ مت بولو۔ دیکھو بات صاف ہے کہ ہم اُس وحدت اور اکائی کا حصہ ہیں جو شروع سے آرہی ہے اور تواتر کے ساتھ چلتی آرہی ہے اور چل رہی ہے۔ ہم اسی شاہراہ پر چل رہے ہیں جس پر سب اہل حق چلتے رہے ہیں۔ تم نے اس شاہراہ کو چھوڑ کر الگ پگڈنڈی نکالی ہے اور اس اکائی سے کٹ کر ایک الگ فرقہ بنایا ہے۔ ہم اپنے لوگوں کو اسی شاہراہ پر چلنے اور اسی اکائی کے ساتھ وابستہ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے۔ تمہارے دھوکے، تمہارے چکر اور مکر و فریب سے بچانے کیلئے تمہارا مکروہ چہرہ بے نقاب کرتے رہیں گے۔ اور تمہاری پگڈنڈی پر نہ چلنے دیں گے نہ تمہارے نوزائیدہ فرقہ کا حصہ بننے دیں گے کہ قومی وحدت، مذہبی اتحاد و اتفاق اور فرقہ واریت کے سدباب کا تقاضا بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخروئی اور نجات بھی اسی میں ہے۔

تیسرا گروہ ابن الوقت، زمانہ ساز، مصلحت بیں اور روبہ مزاج تھا۔ وہ اگرچہ عملاً اس جدید فرقہ سے جدا تھا اور اسی متواتر تحقیق کے مطابق حکم الٰہی پر عمل پیرا تھا۔ لیکن فرقہ واریت کے حوالے سے ان کا طرز عمل یہ تھا کہ وہ فرقہ واریت پیدا کرنے اور پیدا کرنے اس کو پھیلانے والے نوزائیدہ فرقہ کو سمجھانے کی بجائے حق گو مجاہدین کی جماعت کو سمجھاتے کہ اللہ جس قوم کو ہلاک کرنے یا سخت عذاب دینے کا ارادہ فرما چکے ہیں اس کو تمہاری نصیحت کا کیا فائدہ؟ لہٰذا تم بھی ہماری روش اختیار کرلو کہ اپنا عمل صحیح رکھو اور ان کو کچھ نہ کہو، اپنا مذہب چھوڑو مت دوسرے کو چھیڑو مت: گویا وہ زبان حال سے کہہ رہے تھے

؎ تو اپنی نبیڑ تینوں ہور نال کی کڑے تو اپنی گنھڑی سنبھال تینوں چور نال کی

جماعت حقہ مجاہدین نے جواب دیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کر کے اللہ کے سامنے سرخرو ہو جائیں اور شاید ان کو سمجھ آجائے تو وہ بھی

legram } >>> https://t.me/pasbane

ہلاکت و بربادی سے بچ جائیں۔ یہ تینوں گروہ اپنے اپنے طریقہ پر چلتے رہے۔

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیصلہ کن گھڑی کا وقت آ گیا تو عذاب الٰہی کی گرفت سے صرف وہ بچے جو فرقہ واریت کی برائی سے بچانے کی کوشش کرتے تھے اور فرقہ واریت کو مٹانے کی محنت کرتے تھے۔ باقی جدید تحقیق کا علم بردار نو زائید فرقہ اور ان کے بارے میں خاموش رہ کر اہل حق کی جماعت پر تنقید کر کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے روکنے والا طبقہ دونوں عذاب الٰہی کا نشانہ بن گئے۔

اس سے پتہ چلا کہ جیسے صراط مستقیم سے انحراف کر کے اس کے مقابلہ میں فرقہ واریت ہلاکت کا سبب ہے اسی طرح فرقہ واریت کے بارے میں سکوت و مداہنت اختیار کرنا اور باطل فرقہ کی فرقہ واریت کو پھلتا پھولتا دیکھنے کے باوجود خاموش رہنا یا فرقہ واریت کے خلاف کام کرنے والوں پر طعن و تشنیع کر کے اور ان کے کام میں رکاوٹیں پیدا کر کے فرقہ واریت کیلئے میدان ہموار کرنا، یہ بھی ہلاکت اور عذاب کا موجب ہے۔ خلاصہ یہ کہ علماء حق فرقہ واریت نہ پیدا کرتے ہیں نہ پھیلاتے اور نہ ہی بڑھاتے ہیں بلکہ وہ فرقہ واریت کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس لئے علماء حق کے بارے میں فرقہ واریت کا پروپیگنڈہ کرنا اور فرقہ واریت کے حوالہ سے ان کو بدنام کرنا عدل و انصاف کے خلاف ہے۔ نیز فرقہ واریت کے سرداروں اور ذمہ داروں کو آزاد رکھنا اور اس کے برعکس اتحاد اور دعوت اتحاد کے علم برداروں (علماء حق) کو ہتھکڑیاں پہنا کر پابند سلاسل کر کے ان کو جیل کی تنگ و تاریک کال کوٹھڑیوں میں بند کرنا ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنا، اس کی مثال تو ایسے ہے جیسے کوئی آدمی پتھروں کو بندھ دے اور کتوں کو چھوڑ دے، پہرے داروں کو بند کر دے اور چوروں کو آزاد کر دے۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

فرقہ واریت کا حل کتاب وسنت اور اقوالِ سلف کی روشنی میں

فرقہ واریت کا حل قرآن کی روشنی میں: ہم نے جو فرقہ واریت کا حل پیش کیا ہے یعنی کتاب وسنت کی جدید تحقیقات کا دروازہ بند کر کے اُمت میں جو پہلے سے متواتر، متوارث اور معمول بہ تحقیق چلی آ رہی ہے سب کو اس کا پابند کرنا کیونکہ کتاب وسنت کی وہ متواتر تحقیق وتشریح صراط مستقیم، دین قیم، طریق حق اور راہِ ہدایت ہے۔ اس کو قرآن و حدیث کی روشنی میں ملاحظہ کریں۔

(۱) قرآن کریم میں ہے

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (النساء:۱۱۵)

"جس شخص پر راہ ہدایت واضح ہو گئی پھر بھی وہ رسول کی مخالفت کرتا ہے اور مؤمنین کے راستے کے خلاف چلتا ہے ہم (دنیا) میں اس کو پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے اور (آخرت) میں اسے جہنم میں دھکیل دیں گے جو بُرا ٹھکانہ ہے"

اس آیت میں وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ کا عطف يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ پر عطف تفسیری ہے جیسا کہ آباء، اجداد، پیر ومرشد، حسین وجمیل، سیر وتفریح، ذہین وفطین، دین وشریعت میں ہر دو اسموں کے مجموعہ میں دوسرے اسم کا پہلے پر عطف تفسیری ہے یعنی دوسرا

legram } >>> https://t.me/pasbane

اسم پہلے اسم کی تفسیر ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ دونوں کا مصداق اور دونوں کی مراد ایک ہے۔ اسی طرح وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ کا عطف يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ پر بھی عطف تفسیری ہے یعنی رسول ﷺ کی مخالفت کی تفسیر اور وضاحت یہ ہے کہ سبیل المؤمنین کی مخالفت کرنا اور سبیل المؤمنین کی اتباع کو چھوڑ کر اس کے برعکس غیر سبیل المؤمنین کی اتباع کرنا درحقیقت مخالفتِ رسول ہے اور غیر رسول کی اتباع ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے سبیل المؤمنین کی مخالفت کو اور غیر سبیل المؤمنین کی اتباع کو مخالفت رسول قرار دیا ہے تو اس سے یہ حقیقت از خود واضح ہو جاتی ہے کہ سبیل الرسول اور سبیل المؤمنین ایک ہے۔ یوں کہیں کہ سبیل المؤمنین سبیل الرسول کی تفسیر ہے۔ پس جو شخص سبیل الرسول کو پہچاننا اور جاننا چاہتا ہے اور جان کر اس پر عمل کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ سبیل الرسول کو اس کی تفسیر اور شرح کے ذریعے سمجھے اور وہ تفسیر و شرح وہی ہے جس کو خود خدا تعالیٰ نے اپنے کلام مقدس میں تفسیر و شرح کے طور پر ذکر کیا ہے یعنی "سبیل المؤمنین" اور سبیل المؤمنین سے مراد کسی ایک فرد یا چند افراد کا شاذ عقیدہ و عمل نہیں بلکہ مؤمنین کا متواتر و متوارث عقیدہ و عمل مراد ہے۔ پس سبیل المؤمنین ہی سبیل الرسول کی جان اور پہچان ہے۔ اس کے بغیر سبیل الرسول کی پہچان اور اتباع رسول ناممکن ہے کیونکہ سبیل المؤمنین سے جو مختلف راستہ ہوگا اس کو قرآن نے جہنم کا راستہ بتایا ہے اور یہ آگ کی ایک ایسی رسی ہے جو حبل الشیطان ہے۔ اس کا ایک سرا اس انحرافی طبقہ کے ہاتھ میں ہے جو سبیل المؤمنین سے اور اس کی عظمت و اہمیت سے منحرف ہے دوسرا سرا جہنم سے ملا ہوا ہے۔ قرآن کہہ رہا ہے وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ہم سبیل المؤمنین سے انحراف کرنے والوں کو جہنم میں داخل کریں گے۔

قارئین کرام! جب سبیل المؤمنین صراطِ مستقیم اور سبیل الرسول ہے تو اس سے انحراف فرقہ واریت ہے اور فرقہ واریت کا سدباب یہ ہے کہ اس انحرافی طبقہ کو سبیل

legram } >>> https://t.me/pasbane

المومنین کا پابند کیا جائے۔ اگر یہ طبقہ سبیل المومنین کا پابند ہو جائے تو فرقہ واریت کا دروازہ بھی بند ہو جائے۔

(2) اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ایک دعا سکھائی جو نمازوں کے مبارک اوقات میں بحالت نماز ہر رکعت میں کی جاتی ہے۔ وہ ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ "اے اللہ مجھے سیدھے راستہ پر چلا، ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا"

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اس کو ما کان وما یکون کا علم ہے۔ وہ جانتا تھا کہ آگے جا کر صراطِ مستقیم کا معاملہ الجھ جائے گا۔ کچھ مادر پدر آزاد، روشن خیال، آزاد منش، خودرائی کے مریض جدید محققین پیدا ہو جائیں گے، وہ قرآن وحدیث کا آزادانہ مطالعہ اور اپنی اپنی جدا تحقیق کر کے صراطِ مستقیم کی کئی تقلیبیں بنا ڈالیں گے۔ ایک سبیل اللہ کے مقابل کئی سبیل الشیطان ایجاد کر لیں گے اور اپنی جدید تحقیق کی بنیاد پر مختلف فرقے بنا کر فرقہ واریت کی آگ بھڑکا دیں گے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کو اس پریشانی سے بچانے اور نکالنے کیلئے اصلی صراطِ مستقیم اور نقلی صراطِ مستقیم کے درمیان فرق کرنے کیلئے پہچان بتائی اور پہچان بتا کر تعین فرما دی۔ فرمایا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی صراط مستقیم، منعم علیھم جماعت (جن پر انعام ہوا) کا راستہ ہے۔ لہٰذا ہر زمانہ کے منعم علیھم لوگوں کا جو متواتر راستہ ہے وہ صراط مستقیم ہے اور اس سے کٹا ہوا راستہ فرقہ واریت ہے۔ جس عقیدہ وعمل پر منعم علیھم جماعت کی تحقیق وعمل کی مُہر ہے وہ حق ہے اور سچ ہے جس پر منعم علیھم کی مہر نہیں بلکہ جدید محققین کے آزادانہ نظریات و خیالات ہیں وہ باطل اور جھوٹ ہے۔ پس فرقہ واریت کا خاتمہ اسی میں ہے کہ سب منعم علیھم لوگوں کے متواتر طریقہ کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور اپنی اپنی

legram } >>> https://t.me/pasbane

آزادانہ تحقیق کو چھوڑ دیں۔

اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی پہچان یہ نہیں بتائی صراط القرآن والحدیث یا سبیل القرآن والحدیث بلکہ فرمایا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اور سبیل المؤمنین۔ اس لئے کہ قرآن وحدیث کے مطالعہ کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ منعم علیہم مؤمنین کی تحقیق اور طریق عمل کی روشنی میں مطالعہ ہو اور ان کی تحقیق وعمل کو بطور شرح کے سامنے رکھ کر قرآن وحدیث کا مطالعہ کیا جائے اور جہاں اپنی تحقیق، منعم علیہم کی تحقیق وطریق اور سبیل المؤمنین سے ٹکراتی نظر آئے تو صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اور سبیل المؤمنین کی تکذیب کرنے اور ان پر گمراہی کے فتوے لگانے کی بجائے قرآن وحدیث کے سمجھنے میں اپنے فہم کی کجی اور غلطی دور کی جائے۔ ان کو غلط کہنے کی بجائے اپنا منشاء غلطی تلاش کر کے اپنی غلطی کو درست کیا جائے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ منعم علیہم کے طریق اور سبیل المؤمنین سے آنکھیں بند کر کے مطالعہ کیا جائے اور جو کچھ اپنے ذہن میں آتا جائے اور اپنے ذہن میں نقشہ بنتا چلا جائے اسی کو حرف آخر اور اصل دین قرار دے کر اس پر صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اور سبیل المؤمنین کو پرکھا جائے اور جہاں دونوں میں تضاد پیدا ہو جائے وہاں منعم علیہم کے متواتر طریق اور سبیل المؤمنین کو غلط اور گمراہی قرار دے دیا جائے اور اپنی جدید تحقیق کو حق اور حق کا محور بنا دیا جائے۔ اسی کا نام خود رائی ہے جو علامات قیامت میں سے ہے۔ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے ہے اعجاب کل ذی رائی برأیه ہر رائے والا اپنی رائے پر اکڑ جائے گا۔ آپ ﷺ نے ایک دوسری حدیث میں یہ علامت بیان فرمائی کہ اس امت کے پچھلے لوگ پہلے لوگوں کو برا کہیں گے۔ یہ انداز مطالعہ اور انداز فکر وتحقیق گمراہ کن ہے۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

بلا شبہ قرآن سرچشمۂ ہدایت ہے لیکن طرزِ مطالعہ اور طرزِ فکر کے ان دو مختلف طریقوں کے اعتبار سے قرآن ذریعہ ہدایت بھی ہے اور سبب گمراہی بھی۔ یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا (البقرۃ:۲۶) (اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے)۔ پس صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں جہاں صراطِ مستقیم کی پہچان بتائی گئی ہے وہاں براہِ راست قرآن وحدیث سے ہدایت تلاش کرنے اور مطالعہ قرآن کے ذریعے حق سمجھنے کے دعویداروں کیلئے رہنمائی بھی ہے کہ کتاب اللہ کو سمجھنے رجال اللہ کے ذریعے۔

عربی گرائمر کے لحاظ سے اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ مبدل منہ ہے اور صِرَاطَ الَّذِيْنَ بدل ہے۔ ان میں سے مبدل منہ مقصود نہیں ہوتا بلکہ بدل مقصود ہوتا ہے اور مبدل منہ کا ذکر بدل سے پہلے بصورتِ تمہید کے ہوتا ہے جیسے نماز سے پہلے وضو خود مقصود نہیں ہوتا بلکہ نماز کیلئے تمہید ہوتا ہے۔ سو صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کو بدل کی صورت میں ذکر کرکے بتادیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقصود اور مقبول منعم علیہم کا طریق ہے اس لئے کہ وہی دراصل سبیل اللہ، سبیل الرسول اور سبیل المؤمنین ہے۔ اس سے انحراف سبیل خدا اور سبیل رسول سے انحراف ہے اور یہی فرقہ واریت ہے۔ لہٰذا منعم علیہم کے طریق اور سبیل المؤمنین سے ہٹ جانا اور اس سے کٹ جانا فرقہ واریت ہے۔ اگر فرقہ واریت سے بچنا اور فرقہ واریت کو ختم کرنا ہے تو منعم علیہم کے طریق سے جُڑ جائیں۔

فرقہ واریت کا حل حدیث کی روشنی میں:

(3) سرورِ کائنات ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ "یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اُمت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا" (ترمذی)

لہٰذا اُمت کا متواتر و متفقہ راستہ جو شروع سے چلا آرہا ہے اور اُمتِ مسلمہ میں

legram } >>> https://t.me/pasbane

تواتر سے چھتار ہا ہے وہ حق ہے اس سے ہٹے اور کٹے ہوئے راستے باطل ہیں اور ان گنت ہیں۔ لہٰذا سب کو اسی ایک راستہ پر چلنا چاہئے تاکہ ہم بھی ایک ہو جائیں اور جدید تحقیقات کر کے نئے نئے راستے نکالنے چھوڑ دیں کہ یہ باطل اور وحدت اُمت کیلئے سم قاتل ہیں۔

(4) ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْھَا شَیْطَانٌ یَدْعُوْ اِلَیْہِ وَقَرَأَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ (مشکوٰۃ: ص ۳۰)

''رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی اور اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس خط کے دائیں بائیں کئی لکیریں کھینچ کر فرمایا یہ کئی راستے ہیں ان میں سے ہر راستے پر ایک شیطان ہے جو اس کی طرف دعوت دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور بے شک یہ میرا راستہ ہے اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر مت چلو (اگر ان راستوں پر چلو گے) تو راہِ خدا سے کٹ جاؤ گے''۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ صرف سبیل اللہ پر چلنے والے قافلۂ حق سے کٹ جاؤ گے بلکہ شاہراہِ حق سے بھی ہٹ جاؤ گے اور صراط مستقیم کے خط سے ہٹا اور کٹا ہوا راستہ سبیل اللہ نہیں بلکہ سبیل الشیطان ہے اور سبیل اللہ کو چھوڑ کر سبیل الشیطان پر چلنا فرقہ واریت اور شیطنت ہے۔

اس فرقہ واریت کا یہ علاج نہیں کہ ان کو آزاد چھوڑ دیا جائے بلکہ حکومت ان کو قانون کے شکنجہ میں کس کر ان کے بل کس نکال کر سبیل الرحمٰن کی طرف لائے بصورت دیگر علماء حق کا فرض ہے کہ وہ فرقہ واریت کی حقیقت کھول کر اس کے پھیلاؤ کو روکیں نیز وہ سبیل الرحمٰن اور سبیل الشیطان یعنی راہ حق اور راہ باطل، صراط مستقیم اور فرقہ واریت کے درمیان

legram } >>> https://t.me/pasbane

فرق واضح کر کے ان کی پہچان کرا کر عوام الناس کو فرقہ واریت سے بچائیں اور صراط مستقیم کی شاہراہ پر چلائیں۔ عجیب بات ہے کہ حکومت اپنے باغی کو تو معاف نہیں کرتی۔ اُس کیلئے دو ہی راستے ہیں وفادار بن جائے یا تختہ دار پر لٹک جائے لیکن خدا کا باغی جو اللہ اور سبیل اللہ کو چھوڑ کر اس کے مقابلہ میں سبیل الشیطان کو اختیار کر لے اس کیلئے معافی کیوں؟ وہ آزاد کیوں؟ اور اس کیلئے اعزاز و انعام کیوں؟ ہونا تو یہ چاہیے کہ جتنا کوئی بڑا باغی ہے وہ اتنا بڑا مجرم ہے اس کی سزا بھی اتنی سخت ہو۔ لیکن ہو یہ رہا ہے کہ اپنے باغی کیلئے تو تختہ ہے اور اللہ و سبیل اللہ کے باغی کیلئے تخت ہے۔ بس علماء کا قصور یہ ہے کہ وہ اپنے دشمن کو تو معاف کر دیتے ہیں مگر فرقہ واریت پیدا کرنے اور فرقہ واریت پھیلانے والے اللہ کے باغی و غدار کیلئے معافی کے روادار نہیں۔ وہ بھی اس لئے کہ علماء اللہ کے سپاہی ہیں۔ انکا فرض ہے کہ وہ حدودِ دین کی حفاظت کریں اور حفاظت کر کے قیامت کے روز اللہ کے ہاں سُرخرو ہو جائیں اور آگ کی لگام پہننے سے بچ جائیں۔

(5) حضرت ابو امیہ تمیمیؓ سے روایت ہے کہ

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَقَالَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِهَا اَنْ يُلْتَمَسَ الْعِلْمُ عِنْدَ الْاَصَاغِرِ (جامع بیان العلم لابن عبدالبر: ج ۲ ص ۱۹۰)

''حضور اکرم ﷺ سے علاماتِ قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا علاماتِ قیامت میں سے ایک پختہ علامت یہ ہے کہ علم اصاغر سے طلب کیا جائے''

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اصاغر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ بِرَاْيِهِمْ فَاَمَّا يَرْوِيْ مِنْ كَبِيْرٍ فَلَيْسَ بِصَغِيْرٍ ''اصاغر وہ ہیں جو اپنی ذاتی رائے سے بات کریں (یعنی خود رائی میں مبتلا ہو کر دعوے کریں میری تحقیق یہ ہے، میری رائے یہ ہے، میرے نزدیک یوں ہے اور ان کے علم و تحقیق کا سلسلہ اکابرین کے علم و تحقیق سے جڑا

legram } >>> https://t.me/pasbane

ہو اگر نہ ہو) لیکن وہ تم عمر جو اکابرین کے حوالہ سے بات نقل کرے وہ صغیر نہیں۔

اور ابو عبید احذ العلم من الاصاغر کی وضاحت میں فرماتے ہیں علم لیا جائے اصحاب رسول اللہ ﷺ کے بعد والے لوگوں سے اور ان کی رائے و علم کو اصحاب رسول ﷺ کے علم و رائے پر مقدم سمجھا جائے، یہ ہے اصاغر سے اخذ علم۔

(۶) حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ "برکت تمہارے اکابر کے ساتھ ہے" یعنی اکابرین کا علم بابرکت ہے (حوالہ بالا: ص ۱۹۱)

فرقہ واریت کا حل اقوال سلف کی روشنی میں:

(۷) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اَلَا اِنَّ النَّاسَ لَنْ یَّزَالُوْا بِخَیْرٍ مَا اَتَاھُمُ الْعِلْمُ مِنْ اَکَابِرِھِمْ (حوالہ بالا: ص ۱۹۱) "آگاہ ہو جاؤ یہ پکی بات ہے کہ یقیناً لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک ان کے پاس علم اکابر کی جانب سے آتا رہے گا" (یعنی ان کے علم و تحقیق کا رشتہ اکابر کے علم و تحقیق سے مطابقت رکھے گا۔ یا یوں کہہ لیں کہ جب تک اُمّت اکابر کے علم و تحقیق کے وارث و امین رہیں گے تب تک وہ خیر پر ہیں۔

(۸) بلال بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

"میں جانتا ہوں کہ لوگوں میں صلاح اور فساد کب ہوتا ہے؟ جب علم اصاغر کی طرف سے چلے اور اکابر پر گراں ہو جائے بوجہ عدم موافقت اور جب علم اکابر کی طرف سے چلے اور اصاغر اس کی موافقت کریں تو دونوں راہِ ہدایت پالیں گے" (حوالہ بالا)

(پس اول صورت میں فرقہ واریت کا فساد ہے جب کہ دوسری صورت میں اتحاد و صلاح ہے)

(۹) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا اَتَاھُمُ الْعِلْمُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَکَابِرِھِمْ فَاِذَا اَتَاھُمْ مِنْ قِبَلِ

legram } >>> https://t.me/pasbane

اَصَاغِرِهِمْ فَذَالِكَ حِيْنَ هَلَكُوْا "لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک ان کے پاس اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابرین اُمت کا علم باقی رہے گا اور جب ان کے اصاغر کی جانب سے علم چلنا شروع ہوگا تو یہ ہلاکت کا وقت ہے" (حوالہ بالا: ص ۱۹۲)

(۱۰) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ مَادَامَ الْعِلْمُ فِيْ كِبَارِكُمْ فَاِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِيْ صِغَارِكُمْ سَقَطَةَ الْكَبِيْرِ۔

"بے شک تم لوگ ہمیشہ خیر پر رہو گے جب تک علم تمہارے بڑوں میں رہے گا (یعنی اکابر و اسلاف کا علم چلتا رہے گا) اور جب علم تمہارے چھوٹوں میں آ جائے گا (یعنی وہ اپنے علم و تحقیق کو چلائیں گے) تو وہ چھوٹے بڑوں کو بے وقوف کہیں گے" (حوالہ بالا)

(۱۱) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا مَا حَدَّثُوْكَ عَنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَشُدَّ عَلَيْهِ بِيَدَيْكَ وَمَا حَدَّثُوْكَ مِنْ رَأْيِهِمْ قَبُلَ عَلَيْهِ "جو بات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ سے تیرے پاس نقل کی جائے اس کو دونوں ہاتھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لے اور جو بات (بمقابلہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے سامنے اپنی رائے سے بیان کی جائے اُس پر پیشاب کر (یعنی اُس کو رد کر دے) (حوالہ بالا: ص ۱۹۳)

(۱۲) امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا يَا بُقَيَّةُ۔ اَلْعِلْمُ مَا جَاءَ عَنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... يَقُوْلُ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ "اے بقیہ! علم وہ ہے جو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آئے اور جو اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ آئے وہ علم ہی نہیں۔ اے بقیہ! اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ میں سے کسی کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے کسی کا ذکر نہ کرنا مگر خیر کے ساتھ اور جب کسی کو سنو کہ وہ غیر کے پیچھے پڑا ہوا ہے تو سمجھ لو کہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس سے بہتر ہوں (جب کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلافِ اُمت سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا)۔ (حوالہ بالا: ج ۲ ص ۳۶)

(۱۳) امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کرتے تھے کہ عَلَيْكَ بِآثَارِ مَنْ سَلَفَ وَاِنْ رَفَضَكَ النَّاسُ

legram } >>> https://t.me/pasbane

وَاِیَّاکَ وَآرَاءَ الرِّجَالِ وَاِنْ زَخْرَفُوْالَکَ الْقَوْلَ ''سلف کے اقوال کو مت چھوڑ اگر چہ لوگ تمہیں چھوڑ دیں اور لوگوں کی آراء سے بچتے رہو اگر چہ وہ اپنے اقوال کو پُرکشش بنا کر پیش کریں'' (حوالہ بالا: ج ۲ ص ۱۷۷)

سنن دارمی ج ۱ ص ۵۰ میں ہے وَاِیَّاکُمْ وَالْمُبْتَدِعَ.... وَعَلَیْکُمْ بِالْعَتِیْقِ ''اپنے آپ کو جدت پسندی سے بچاؤ اور اپنے اسلاف کے پرانے طریق کو اپنے اوپر لازم کرو'' راقم الحروف کے ان سارے معروضات کا خلاصہ حکیم الامت شاعرِ مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے

ز اجتہادِ عالماں کوتاہ نظر ۔۔۔ اقتداء رفتگاں محفوظ تر

یعنی کم علم اور کوتاہ نظر علماء کے نئے اجتہاد کے بالمقابل گذشتہ ماہرین شریعت مجتہدین کی تقلید و اقتداء میں دین و ایمان اور علم و عمل اور اتحادِ اُمت کی زیادہ حفاظت ہے۔

پیمانۂ انصاف ایک ہونا چاہئے

ایک عجیب بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جب کوئی جدید محقق اور جدید شارح خواہشاتِ نفس کا اسیر اور حالات زمانہ کے قفس میں پابہ زنجیر ہو کر تقاضائے فطرت کے برعکس کتاب و سنت اور دین فطرت کی خواہشاتی و نفسانی تشریح و تحقیق کرتا ہے۔ تو وہ جہاں اصول فطرت یعنی اصول اسلام اور منشاء خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہوتی ہے وہاں خیر القرون کے قدیم ماہرین شریعت یعنی فقہاء صحابہؓ، تابعین رحمۃ اللہ علیہم تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم متواتر علم و تحقیق سے بھی متصادم ہوتی ہے۔ اسلئے جدید شارحین اپنی تشریحات کو قابل قبول بنانے کے لئے سلف کی عظمت و اہمیت لوگوں کے دلوں سے نکال کر اس کی جگہ نفرت و کدورت پیدا کرنا اور ان کے قلوب میں سلف سے بدگمانی و بداعتمادی کا زہر بھرنا ضروری سمجھتے ہیں کیونکہ جب تک ان کے

legram } >>> https://t.me/pasbane

دل سلف کی عظمت، عقیدت و محبت اور اعتماد علی السلف کی نعمت سے معمور و مخمور ہیں تب تک ان کی جدید تحقیق قبول کرنے کی ان میں نہ گنجائش ہے نہ سمائی و پذیرائی ہے کہ پُر برتن میں کسی نئی چیز کی گنجائش نہیں ہو سکتی، نئی چیز ڈالنے سے پہلے برتن کو خالی کرنا ضروری ہوتا ہے۔

چنانچہ یہ جدید شارحین بھی قلوب سے ظروف کو پہلے سلف کی عقیدت و محبت سے خالی کرکے اس میں نفرت بھرتے ہیں اور اس مقصد کیلئے وہ تقریر، تحریر اور قلم و لسان کے ذریعہ سلف پر طعن و تشنیع، زبان درازی بلکہ سب و شتم کرنا، ان پر کفر و شرک کے فتوے لگانا، ان کو گمراہ و جاہل قرار دینا، ان کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اہل علم و اہل حق اور حق کا علم بردار باور کرانا ان کے مشن کا لازمی حصہ بن جاتا ہے۔ لیکن اس گھناؤنے کردار کی حامل یہ (معصیت کبیرہ کی مرتکب) شخصیت ڈاکٹر، پروفیسر، عالمی سکالر جیسے بھاری بھرکم القاب کے خوشنما پردوں میں مستور ہو جاتی ہے۔ اس کو فرقہ واریت اور مذہبی انتشار کی بجائے جدید ریسرچ و تحقیق کا عنوان دیا جاتا ہے۔ کود کود کر، اچھل اچھل کر، اسلاف کی پگڑیاں اچھالنے والی یہ شخصیت عالمی سکالر، مفکر و محقق کا اعزاز حاصل کرتی ہے۔ لیکن اگر کوئی عالم، کوئی ملا، مولوی، مولانا، کوئی مفتی، سلف کے علم و تحقیق کے تسلسل کو برقرار رکھنے، مسلمانوں کے فکر و نظر کو اسلاف کے فکر و نظر اور فکر و عمل کے ساتھ مربوط کرکے فکری وحدت اور وحدت عمل پیدا کرنے کے لئے سلف پر اعتماد و حسن ظن کو بحال رکھنے کی دفاعی محنت کرے اور اس نقاد شخصیت کے فکر و عمل پر مدلل تنقید کرکے اس کے فکر و عمل کی کجی و گمراہی کو آشکارا کرے تو فوراً اس پر فرقہ واریت کا لیبل لگ جاتا ہے۔ آخر یہ دوہرا معیار اور دوہرا کردار کیوں ہے؟ پیمانہ انصاف ایک ہونا چاہئے۔

اگر ان عالی شان شخصیتوں پر تنقید اور ان کے فکر و نظر کی تردید فرقہ واریت ہے تو انکی

legram } >>> https://t.me/pasbane

سلف پر طعن و تشنیع، غلیظ تنقید اور فتویٰ بازی فرقہ واریت کیوں نہیں؟ اور اگر سلف پر اتنی جاہلانہ و جارحانہ تنقید اور اس تنقید کے نتیجہ میں سلف صالحین کے دامن کو چھوڑنے اور ان سے تعلق توڑنے، منہ موڑنے والے لوگوں پر مشتمل اپنا الگ گروہ بنانا فرقہ واریت نہیں تو فرقہ پرستی، گروپ بازی کے خوگر جدید محققین پر تنقید کرنا، تنقید کرکے ان کی فرقہ پرستی اور گروپ بازی سے مسلمانوں کو بچانا، بچا کر سلف کے فکر و عمل کے ساتھ جوڑ کر اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا کرنا اور اس نئے پیدا ہونے والے فرقہ اور فرقہ واریت کا راستہ روکنا کیوں فرقہ واریت ہے؟

قادیانیوں نے پوری ملت اسلامیہ سے کٹ کر ایک الگ مذہب ایجاد کرلیا اور اپنے سوا سب کو کافر قرار دیا، یہ فرقہ واریت نہیں مگر قادیانیت کی تردید کرکے لوگوں کو ان کے مکر و فریب سے بچانا کیوں فرقہ واریت ہے؟

رافضیوں نے اُمت مسلمہ سے کٹ ہو کر اپنا کلمہ، اذان، الگ کرلیا۔ صحابہ کرامؓ کے جمع کردہ قرآن کو محرف قرار دیا۔ چند صحابہ کرامؓ کو مستثنیٰ کرکے باقی سب کو مرتد کہا۔ اپنے آئمہ کے بارے نزول وحی اور عصمت کا عقیدہ اختراع کرکے جدا مذہب بنا ڈالا۔ اب اس نئے مذہب کا پرچار تو فرقہ واریت نہیں مگر اس خود ساختہ نئے مذہب سے بچانے کی محنت کیوں فرقہ واریت ہے؟

غیر مقلدین نے تقلید آئمہ کو شرک قرار دیکر حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی سب مقلدین کو مشرک قرار دیا، صحابہ کرامؓ کے معیار حق ہونے کا انکار کیا، اجماع و قیاس شرعی کو حجت تسلیم کرنے سے انکار کیا اور فقہ کو دین اسلام کے مقابل ایک الگ دین قرار دیا جبکہ سلف میں ان باطل نظریات کا تصور تک نہ تھا، سو انہوں نے سلف کے راستہ سے جدا ہو کر اپنا علیحدہ فرقہ

legram } >>> https://t.me/pasbane

بنالیا۔ یہ فرقہ واریت نہیں مگر ان باطل نظریات کی تردید کر کے لوگوں کو اس فرقہ کے جال وچال سے بچانا، بچا کر سنی عقائد ونظریات پر قائم رکھنا کیوں فرقہ واریت ہے؟

اسی طرح بریلویت، پرویزیت، جماعت المسلمین، عثمانی فرقہ، جماعت اسلامی، تنظیم اسلامی، ممانی گروہ، یہ سب فرقے فرقہ واریت کا چربہ ہیں لیکن حیران کن امر یہ ہے کہ جو اصل فرقہ واریت ہے جس نے امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ اس کے فرقہ واریت ہونے سے انکار ہے مگر اس فرقہ واریت کی تردید اور اس پر رد وقدح کے فرقہ واریت ہونے پر اصرار ہے۔ عدل وانصاف کی بات یہ ہے کہ جدید مذاہب پر تنقید اور ان کی تردید فرقہ واریت کے خلاف اتحاد امت کی دعوت ہے جسکی بنیاد اسلام کی اس تشریح و تعبیر پر ہے جو سلف سے تواتر کے ساتھ منقول ہے اور اسی میں وحدت ملت اور اتحاد امت کی شیرازہ بندی ہے۔

تفرقہ باز لوگوں کی پہچان:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صراط الذین انعمت علیہم فرما کر صراط مستقیم کی پہچان اور راہ حق کا نشان منعم علیہم شخصیات کو قرار دیا ہے اور حدیث پاک میں امت محمدیہ کے منعم علیہ طبقات کی سرور کائنات ﷺ نے تعیین فرما دی ہے وہ تین طبقات ہیں: صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین۔ نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ تمام جماعتوں میں سے بہترین میری جماعت ہے (یعنی صحابہ کرامؓ) پھر وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں (یعنی صحابہؓ کے پیروکار جن کو تابعین کہا جاتا ہے) پھر وہ جو ان کے متصل ہیں (یعنی تابعین کی پیروی کرنے والے جن کو تبع تابعین کہا جاتا ہے۔ امت محمدیہ میں یہ تین طبقات ہیں جن کے منعم علیہ اور خیر واہل خیر ہونے کی خود رسول اللہ ﷺ نے

legram } >>> https://t.me/pasbane

گواہی دی ہے۔ پس صراط مستقیم اور دین وشریعت کا حق راستہ وہی ہوگا جو ان اہل خیر حضرات کے واسطہ اور ذریعہ سے ہم تک پہنچا جس کا ایک سرا ہم نے پکڑا ہوا ہو تو دوسرا سرا ان اہل خیر کے ساتھ جڑا ہوا ہو اور وہ ان کے درمیان سے گذرتا ہوا ہمیں منزل محمدی تک پہنچا دے۔ اور دین کے جس راستہ پر اہل خیر نظر نہ آئیں وہ ان سے دائیں بائیں ہو کر گذرے وہ حق نہیں باطل ہے، وہ سچ نہیں جھوٹ ہے، وہ دین نہیں دین کے نام پر دھوکہ ہے۔ اب اگر مسلمان حق و باطل اور صراط مستقیم کی جان پہچان کیسے ان تین منعم علیہم طبقات اور ان کے متبعین کو معیار بنائیں تو کبھی بھی اہل باطل اپنی چرب لسانی اور قرآن وحدیث کی غلط تشریح اور دین میں تحریف کر کے نہ مسلمانوں کو گمراہ کر سکتے ہیں نہ ان کو اپنے دام تزویر میں پھنسا سکتے ہیں۔ اسلئے ان کی اولین کوشش یہ ہوتی ہے مسلمانوں کو قرآن وحدیث کے نام پر منعم علیہم حضرات اور ان کے متبعین سے متنفر کیا جائے لہذا جب آپ لوگ کسی مذہبی مداری کو دیکھیں کہ قرآن وحدیث کے نام پر مجمع میں اپنی ڈگڈگی بجا کر یہ راگ الاپ رہے ہیں مسلمانو! شخصیت پرستی چھوڑ دو۔ کسی کی ذہنی غلامی میں نہ آؤ۔ ائمہ فقہاء کی تقلید شرک ہے۔ پس ائمہ کی اندھی تقلید اور جہالت سے نکلو۔ اور خود قرآن وحدیث کو سمجھو۔ قرآن وحدیث اور دین بہت آسان ہے ہر آدمی سمجھ سکتا ہے۔ ائمہ نے دین کے ٹکڑے کر دیے۔ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کر دیا ہے۔ فقہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اس انداز سے سمجھ لینا چاہئے کہ یہ شخص فتنہ پردازی اور فرقہ بازی کا کردار اور علم بردار ہے فوراً اس سے دوری اور علیحدگی اختیار کر لینی چاہئے۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

ازالہ شبہات

جب بات یہاں تک پہنچی کہ فرقہ واریت سے بچنے اور شیطنت کی اس دلدل سے نکلنے کیلئے کتاب وسنت کی اس تحقیق وتشریح کی پابندی کرائی جائے جو امت میں متواتر و معمول بہ ہے۔ اس کیلئے حکومت کو جبر وتشدد کرنا پڑے تو وہ اس سے بھی گریز نہ کرے جس کی مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔ اس سے کچھ شبہات پیدا ہوتے ہیں، ہم ان کا ازالہ کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں:

(شبہ نمبر1)

دین میں جبر نہیں لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ آپ کسی کو اس متواتر تحقیق پر مجبور کیوں کرتے ہیں؟

جواب:

اس آیت کا مطلب صرف یہ ہے کہ کفار کو جبراً دین میں داخل نہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ برسرپیکار کفار کو مسلمان فوج کی طرف سے تین چیزوں کا اختیار دیا جاتا تھا۔ اسلام یا اسلامی حکومت کی ماتحتی اور جزیہ یا تلوار، لیکن اسلام میں داخل ہونے کے بعد کتاب وسنت میں جدید تحقیقات وتشریحات کر کے دین میں تحریف کرنے اور فرقہ واریت پیدا کرنے کی اجازت نہیں۔ حدیث شریف میں ہے مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ یعنی جو شخص متواتر اور متوارث طریقہ سے حاصل ہونے والے دین اسلام کو تبدیل کر کے فتنہ اور فرقہ واریت پیدا کر دے اور پھر اس پر مُصر ہو جائے تو حکومت اس کو قتل کر دے۔ دین اسلام کی حفاظت اور

legram } >>> https://t.me/pasbane

مسلمانوں کے درمیان مذہبی اتحاد یکجہتی کا تقاضہ بھی یہی ہے لیکن ایسے فتنہ پرداز کو عوامی سطح پر قتل کرنے کا اور قتل کر کے افراتفری اور بدامنی پیدا کرنے کا کسی کو اختیار نہیں البتہ اس کو قتل کرنے کا حکومت سے مطالبہ کیا جا سکتا ہے اور اگر حالات کی نزاکت کی وجہ سے قتل مناسب نہ ہو تو کوئی دوسری سزا بھی دی جا سکتی ہے جس سے وہ فتنہ اور فرقہ واریت ختم ہو جائے۔

(شبہ نمبر 2)

اگر جدید تحقیق نہیں کر سکتے تو جدید مسائل کیسے حل ہوں گے؟

جواب:

جدید تحقیق ان مسائل میں روا نہیں جن کی تحقیق پہلے ہو چکی ہے اور وہ عملی تواتر و توارث سے چلی آ رہی ہے لیکن جدید پیش آمدہ مسائل پر تحقیق ناگزیر ہے۔ اس سے فتنہ اور فرقہ واریت پیدا نہیں ہوتی نہ ہونے چاہیے لیکن اس تحقیق کیلئے بھی کچھ شرائط ہیں:

نمبر 1: علوم آلیہ اور علوم عالیہ میں پوری مہارت یعنی علم صرف، علم نحو، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، عربی ادب، علم تفسیر اور اصول تفسیر، علم الفقہ اور اصول فقہ، علم الحدیث و اصول حدیث، علم الکلام، علم اسماء الرجال، علم التاریخ یعنی احوال ماضی اور موجودہ احوال، نیز اس میں تقویٰ و طہارت کامل ہو۔ زمانہ کا علم اور ان علوم میں بھی صرف ابجد شناسی ہی کافی نہیں بلکہ پوری مہارت ہو۔ اگر پوری مہارت نہ ہو تو اس علم کے ضروری مسائل کا علم ہو۔

نمبر 2: جدید مسائل کا حل انفرادی طور پر نہ ہو بلکہ شورائی طریقہ پر ہو جیسا کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس جید شاگردوں کی مجلس شوریٰ قائم کر کے اس میں احکام شرعیہ کے علم کو مدون کیا۔

نمبر 3: مجلس شوریٰ کا ہر رکن علوم آلیہ اور علوم عالیہ کا ماہر ہو، متقی، پرہیزگار، علم و عمل

legram } >>> https://t.me/pasbane

کا جامع ہو اور خالص اسلامی ذہن رکھتا ہو، مغربی تہذیب وتمدن کا دلدادہ اور مغربی اساتذہ کا تربیت یافتہ نہ ہو۔

نمبر 4: جدید مسائل کو جب کتاب وسنت کی روشنی میں حل کرنا ہے تو فیصلہ کرنے کا اختیار علماء شوریٰ کے پاس ہوگا۔ البتہ جہاں تحقیق مسائل میں وہ جدید معلومات کی ضرورت محسوس کریں وہاں ان کو جدید علوم وفنون کے وہ ماہرین معلومات فراہم کرنے میں تعاون کریں جن کو بطور رکن شوریٰ نامزد کیا جائے۔

نمبر 5: جدید مسائل کو حل کرنے میں اُن اُصولوں کو پیش نظر رکھا جائے جو مجتہدین اسلام نے طے کر دیئے ہیں۔ جدید مسائل کا حل اِن اُصولوں کے ماتحت رہ کر ہو، ان سے بالاتر ہو کر نہیں۔

نمبر 6: سب کو مجلس شوریٰ کے فیصلے کا پابند کیا جائے۔ انفرادی طور پر اپنی اپنی تحقیق کے پردہ میں فتنہ کھڑا کرنے اور فرقہ واریت پھیلانے کی اجازت نہ دی جائے اور اگر کسی میں جوش تحقیق اتنا موجزن ہو کہ وہ صبر نہیں کر سکتا تو وہ اپنی تحقیق تحریری طور پر مجلس شوریٰ میں پیش کر دے، بس اس کا فرض ادا ہو گیا۔ ایسی شوریٰ حکومت بھی تشکیل دے سکتی ہے اور اگر چاہیں تو علماء اور جدید دین دار ماہرین خود مل کر بھی بنا سکتے ہیں۔

(شبہ نمبر3)

جناب اللہ نے قرآن کو آسان کیا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ لیکن آپ نے بہت مشکل کر دیا ہے!

جواب:

محترم آپ نے ایسے کام کیا ہے جیسے کوئی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ پڑھے اور وَاَنْتُمْ

legram } >>> https://t.me/pasbane

سُگاری کو چھوڑ دے۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ کے آگے بھی پڑھیں فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ؟ اب اس آیت کا مطلب واضح ہو جاتا ہے۔ ''البتہ تحقیق ہم نے قرآن نصیحت پکڑنے کیلئے آسان کر دیا ہے۔ ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم نے اس کے حصہ قانون کا حل کرنا آسان کر دیا ہے، ہے کوئی حل کرنے والا؟

دراصل قرآن وحدیث کے دو حصے ہیں۔ حصہ قانون اور حصہ پند و وعظ۔

حصہ قانون کو وہی حل کر سکتے ہیں جو کتاب وسنت اور قانون شریعت کے ماہر ہوں۔ اگر قانون شریعت والے حصہ کا حل کرنا آسان ہوتا تو سحری کے وقت سرور کائنات ﷺ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو سینہ کے ساتھ لگا کر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا نہ فرماتے اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ''اے اللہ اس بچے کو کتاب اللہ کا علم اور قانون شریعت میں مہارت عطا فرما'' اسی مہارت کا نام فقہ فی الدین ہے۔

دیکھئے انگریزی قانون انسانوں کا بنایا ہوا ہے اس کے باوجود اس کی وضاحت کرنے کا حق صرف اور صرف جج اور وکیل کو ہے، ان کے علاوہ کوئی کتنا بھی تعلیم یافتہ اور دانشور ہو اس کو وضاحت کرنے کا حق نہیں اور اگر وہ وضاحت کرے گا تو اس کا اعتبار نہ ہوگا۔ وضاحت اور تشریح وہی معتبر ہوگی جو وکیل اور جج کریں گے۔ اسی طرح قانون کی وضاحت میں ایک وکیل دوسرے وکیل سے اور ایک جج دوسرے جج سے اختلاف کر سکتا ہے لیکن ہر ایک کو وکیل یا جج سے اختلاف کرنے کا حق نہیں۔ حتیٰ کہ بعض مرتبہ عدالت میں وکیل اور جج کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے آپس میں بحث بھی ہو جاتی ہے اس کو توہین عدالت تصور نہیں کیا جاتا، نہ وکیل پر توہین عدالت کا کیس ہوتا ہے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص عدالت میں جج کے ساتھ کسی قانونی نکتہ پر اختلاف و بحث کرے تو توہین عدالت کا کیس ہو جائے گا۔ ہر فن میں ماہر فن کی رائے ہی معتبر ہوتی ہے اور اس فن کے

legram } >>> https://t.me/pasbane

ماہرین ہی آپس میں کسی فنی مسئلہ میں اختلاف کا حق رکھتے ہیں، دوسروں کی نہ رائے معتبر ہے نہ ان کو اختلاف کرنے کا حق۔

لیکن اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے یا اسلامی حکومت کی گرفت کمزور ہونے کی وجہ سے کتاب وسنت اور قانون شریعت کے بارے ہر ایک کو رائے زنی کرنے اور مجتہدین اسلام کی متواتر و مسلمہ تحقیقات سے اختلاف کرنے کا بلکہ ان کی تحقیقات وتشریحات کو رد کر کے اپنی جاہلانہ تحقیقات وتشریحات کرنے کا حق ہے۔ اس لئے جو آدمی قانون اسلام میں مہارت نہیں رکھتا وہ قرآن وحدیث کا موعظۃ والا حصہ پڑھ کر نصیحت حاصل کرے کہ اس سے نصیحت پکڑنا بہت آسان ہے۔

(شبہ نمبر4)

کیا اب کتاب وسنت کے حصہ قانون کا مطالعہ نہ کیا جائے؟

جواب:

مطالعہ کیا جائے لیکن اس کا طریقہ کار اور ترتیب یہ ہے کہ پہلے باقاعدہ کسی ماہر و دیانت دار استاذ کے پاس علوم آلیہ یعنی صرف ونحو وغیرہ پڑھ کر ماہرین شریعت یعنی مجتہدین اسلام کی تحقیقات وتشریحات پر مشتمل عربی، فارسی اور اردو کی کتب کو باقاعدہ کسی ماہر استاذ کے پاس پڑھا جائے یا ان کی نگرانی میں مطالعہ کیا جائے پھر ان تحقیقات وتشریحات کو رموز و شرح کے طور پر ساتھ لے کر قرآن وحدیث کا مطالعہ کیا جائے اور یہ کوئی تجویز نہیں۔ کتنی ہی اہم کتابیں ہیں جن کی شروح لکھی گئی ہیں ہم اس کتاب کو ان شروحات کی مدد سے سمجھتے ہیں۔ آج کل ماہر اساتذہ کے لکھے ہوئے رموز کی مدد سے سکول کی نصابی کتابیں پڑھی پڑھائی جاتی ہیں۔ اقبالیات کے سمجھنے کیلئے انکی شروحات کو سامنے رکھا جاتا ہے جبکہ یہ سب

legram } >>> https://t.me/pasbane

انسانی کتب ہیں اور قرآن تو وحی الٰہی ہے۔ اس کو سمجھنے کیلئے مجتہدین اسلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور صحابہ کرامؓ کے آثار و اقوال کو سامنے رکھ کر خداداد فقاہت اور فقہی مہارت کے ذریعے قرآن کو سمجھا اور قوانین شریعت کو پوری تشریح کے ساتھ مدون کیا۔ ہمارے اندر چونکہ اتنی فقاہت اور فقہی مہارت نہیں، نہ احادیث و اقوال پر اتنی وسیع نظر ہے: نہ اتنا حافظہ، نہ تقوی و طہارت، نہ خوف و خشیت الٰہی، نہ حلال روزی: نہ اخلاص اور یک سوئی۔ ہمارے دل و دماغ تو خاندانی اور موشگافی مسائل میں اُلجھے ہوئے ہیں اور دنیا سازی میں ہمہ تن مصروف ہیں اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم انکی تشریحات و تحقیقات کو بطور شرح کے سامنے رکھ کر قرآن و حدیث کا مطالعہ کریں جیسے کہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اور سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ میں اسی طریقہ کار کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔

(شبہ نمبر5)

صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں نہ یہ علوم تھے اور نہ یہ شروح لیکن قرآن و حدیث کو وہ سمجھتے تھے۔ معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کے سمجھنے کیلئے یہ علوم اور شروح ضروری نہیں۔

جواب:

پہلی بات یہ ہے کہ عربی صحابہ کرامؓ کی مادری زبان تھی اور مادری زبان اور اس کے اشارات و کنایات اور باریکیاں سمجھنے کیلئے گرائمر وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دیکھئے جناب اس وقت جو قرآن ہمارے ہاتھوں میں ہے اس پر زبر، زیر، پیش، جزم، شد، مد، رموز وقف، منزل، رکوع، آیات، پارے وغیرہ کے نمبرات لگے ہوئے نہ تھے لیکن اس کے باوجود صحابہ کرامؓ تلاوت کرتے، ان کو کبھی دقت پیش نہ آئی لیکن بعد میں غیر زبان والوں کو پڑھنے میں مشکلات پیش آئیں تو ان کی آسانی کیلئے یہ علوم ایجاد ہوئے مگر سارے غیر زبان والے عجمی لوگ ان علوم کو نہیں پڑھ سکتے تھے ایسے بے علم لوگوں کی مشکل پھر بھی حل نہ ہوئی تو قرآن پر اعراب وغیرہ لگا دیئے گئے۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

اب کوئی یہ کہے کہ جب صحابہ کرامؓ قرآن کو بغیر اعراب، بغیر وقف، وغیرہ کے پڑھتے تھے تو ہم بھی پڑھ سکتے ہیں لہٰذا اعراب لگانے کی ضرورت نہیں تو ان کو یہی کہا جائے گا کہ صحابہ کرامؓ اہل زبان تھے عربی ان کی مادری زبان تھی وہ بغیر صرف ونحو وغیرہ وعلوم کے اور بغیر اعراب لگانے کے پڑھ لیتے تھے لیکن ہم ان علوم کی طرف یا کم از کم اعراب وغیرہ علامات کے محتاج ہیں ہم اس کے بغیر نہیں پڑھ سکتے۔ اسی طرح قرآن پاک کے سمجھنے کا مسئلہ وہ اہل لسان ہونے کی وجہ سے قرآن کو بقدر ضرورت سمجھ لیتے تھے لیکن ہم ان علوم کے بغیر نہیں سمجھ سکتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے ایک کھلی کتاب تھے۔ اولاً تو اہل زبان ہونے کی وجہ سے وہ قرآن کے ظاہر کو خود سمجھ لیتے تھے اور نیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے بھی وہ بہت کچھ سمجھ لیتے: وہ ایک عملی تعلیم تھی۔ ثانیاً اس کے باوجود جو بات سمجھ نہ آتی وہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے۔ اس لئے صحابہ کرامؓ ان علوم کے محتاج نہ تھے۔ اس کے باوجود اعلام الموقعین میں علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں "وہ صحابہ کرامؓ جو قرآن کے ظاہر و باطن دونوں پر دسترس رکھتے تھے اور قانون شریعت کے ماہر تھے یعنی مجتہدین وفقہاء بن کر اجتہاد وفقاہت کے منصب پر فائز ہوئے وہ ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہؓ میں سے صرف ایک سو تیس تھے۔ یہ بھی باقی صحابہ کرامؓ اور تابعین رحمہم اللہ شرح کی ضرورت کو پورا کرتے۔ اسی طرح تابعین رحمہم اللہ بھی قانون شریعت کی ماہر شخصیات پیدا ہوئیں۔ ان میں سے مدینہ کے سات تابعین رحمہم اللہ سبعہ کے نام سے معروف ہیں (۱) سعید بن المسیب رحمہ اللہ (۲) عروۃ رحمہ اللہ بن الزبیر (۳) قاسم رحمہ اللہ بن ابی بکر الصدیق (۴) خارجہ رحمہ اللہ بن زید بن ثابت (۵) عبید اللہ رحمہ اللہ بن عتبہ بن مسعود (۶) سلیمان رحمہ اللہ بن یسار (۷) سالم رحمہ اللہ عبداللہ بن عمر۔ اپنے وقت میں یہ بھی قانون شریعت کی شرح کر کے اس ضرورت کو پورا کرتے۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

جب اس اجتہاد و فقاہت والی اعلیٰ استعداد میں کمی بلکہ نہ ہونے کے حالات پیدا ہونے والے تھے تو اللہ تعالیٰ نے تکوینی حکمت کے تحت امام اعظم ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ تابعین میں سے ہیں) اور ان کے تلامذہ کے ذریعے قانون شریعت مدون کرایا، پھر اس تدوین کے عمل میں مزید ترقی ہوئی۔ اب ہمیں ان علوم کی دو وجہ سے ضرورت ہے: ان مدونہ کتب کو سمجھنے کیلئے اور پھر ان مدونہ شروح کی روشنی میں قرآن و حدیث کو سمجھنے کیلئے بھی۔ بلکہ قدیم عربی زبان جو قرآن و حدیث اور ان مدونہ کتب کی زبان ہے اس کو سمجھنے کیلئے تو آج کے جدید عرب بھی محتاج ہیں وہ بھی ان علوم کو پہلے پڑھتے ہیں پھر سمجھتے ہیں تو ہم غیر زبان کے عجمی لوگ کیسے مستغنی ہوگئے؟

(شبہ نمبر6)

جب کتاب و سنت کے مختلف زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں جیسا کہ ہمارے اردو میں قرآن کریم اور صحاح ستہ کا ترجمہ ہو چکا ہے بس ان اردو مترجم کتابوں کو پڑھ کر دین سمجھ جائے نہ ان علوم کی ضرورت نہ شروح کی اور نہ ہی کسی استاذ کی ضرورت ہے۔

جواب:

چند اُمور ہمارے لئے غور طلب ہیں۔ ایک یہ پتہ چلا کہ فہم دین کا یہ غیر فطرتی طریقہ اردو تراجم کے دور سے شروع ہوا ہے اس سے پہلے نہ تھا۔ پہلے طریقہ یہ تھا چونکہ مجتہدین کا دور گذر گیا تھا البتہ اپنے زمانے میں انہوں نے علم شریعت کی جو تحقیق کی وہ مدونہ دینی کتب میں محفوظ تھی، بتوفیق الٰہی کچھ خوش نصیب لوگ دینی علوم اور دینی کتب پڑھتے: اُن کو عرف میں علماء کہا جاتا ہے۔ اور کچھ اتنا علم بھی حاصل نہ کر سکتے تھے جیسا کہ آج کل بھی لوگوں کی یہ دو قسمیں میاں ہیں۔ ہمیشہ غیر علماء، علماء سے پوچھ کر ان پر اعتماد کر کے ان کی رہنمائی میں عمل کرتے۔ وہ علماء جو کچھ بتاتے وہ بھی براہ راست قرآن و حدیث سے استنباط

legram } >>> https://t.me/pasbane

نہ ہوتا تھا بلکہ مجتہدین سابقین کا تحقیقی و تشریحی اور اجتہادی ورثہ جو کتب دینیہ میں محفوظ تھا اُس کو پڑھ کر اس کے مطابق شرعی حکم بتاتے اور بے علم لوگ اس پر عمل کرتے۔ جب اردو ترجمے ہوئے اور وہ بھی صرف قرآن کریم اور صحاح ستہ کے تو یہ نظریہ بن گیا کہ استاذ کی ضرورت نہ دوسری دینی کتب کی، بس قرآن کا اردو ترجمہ اور صحاح ستہ کے اردو تراجم فہم دین کیلئے کافی ہیں۔ سو یہ طریقہ ایک جدید بدعت ہے پہلے نہ تھا۔

دوسری بات یہ کہ اصحاب رسول جو عربی دان تھے عربی اُن کی مادری زبان تھی وہ اس اردو خواں طبقہ سے قرآن وحدیث کو بہتر سمجھتے تھے اس کے باوجود ان میں براہ راست قرآن وحدیث سے احکام اسلام اخذ کرنے اور سمجھنے والے مجتہدین ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرامؓ میں سے ایک سو تیس تھے تو آج اردو خواندہ طبقہ کا ہر فرد کیسے مجتہد بن گیا؟ وہ کتاب وسنت کے ساتھ استاذ کے محتاج تھے صحابہ کرامؓ کیسے استاذ و معلم خود رسول اللہ ﷺ، اور غیر صحابہؓ کیلئے اکابر صحابہؓ، پھر تابعین کیلئے صحابہ کرامؓ، تبع تابعین کیلئے تابعین رحمہم اللہ اجمعین طرح ہر دور میں استاذی شاگردی کے طریقہ تعلیم وتعلم کا سلسلہ جاری رہا اور تعلیم وتعلم کے ذریعہ علم محفوظ رہا۔ اگر استاذ کی ضرورت نہ ہوتی تو کتاب اللہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نہ بھیجے جاتے، صرف قرآن نازل کر دیا جاتا اور نہ ہی تعلیم وتعلم کی ضرورت تھی وہ خود ہی مطالعہ کرلیا کرتے۔ پس جب وہ صحابہ لسان لوگ استاذ کے محتاج ہیں تو آج کل کے یہ غیر زبان والے استاذ سے کیسے مستغنی ہو گئے؟

تیسری بات یہ کہ کتاب وسنت اور علم دین کی خصوصیت کیوں؟ بغیر تعلیم وتعلم کے اور بغیر استاذ کے ڈاکٹری، انجینئرنگ، سائنس وغیرہ علوم میں محض مطالعہ پر اکتفا کیوں نہیں کرلیا جاتا؟ جبکہ ان میں سے ہر علم وفن میں اردو کتب کا وسیع ذخیرہ موجود ہے، جو قرآن وحدیث کے تراجم کے مقابلہ میں مفصل اور واضح ہیں۔ لیکن ان علوم میں تو حالت یہ ہے کہ دوسرے استاذ

legram } >>> https://t.me/pasbane

بنائے جاتے ہیں یعنی سکول، کالج کے اساتذ علیحدہ اور یونیورسٹی پڑھانے والے علیحدہ۔ چوتھی بات یہ کہ پورا دین سمجھنے کیلئے محض قرآن اور صحاح ستہ کا ترجمہ ناکافی ہے۔

ہمارے ایک دوست نے غیر مقلدوں کے ایک جید عالم دین اور مناظر پر شرط رکھی کہ وہ پورے دین کے مسائل نہ سہی صرف نماز کا مکمل طریقہ اور نماز کے ضروری مسائل ہی صرف صحاح ستہ سے سمجھ دیں میں اہلحدیث مذہب قبول کرلوں گا وہ اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ بھی سمجھتے ہیں کہ قرآن اور صحاح ستہ کا اردو ترجمہ دین سمجھنے کیلئے کافی نہیں۔ اس کیلئے صحاح ستہ کے علاوہ احادیث و آثار کا بہت ذخیرہ ہے جو ضروری ہے، وہ نہ صحاح ستہ میں ہے نہ حدیث کی دوسری مروجہ کتب میں ہے۔

مثلاً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک لاکھ صحیح احادیث میں سے صحیح بخاری کا انتخاب کیا ہے اور صحیح بخاری میں تکرار ختم کر کے کل احادیث کی تعداد چار ہزار ہے۔ سوال یہ ہے کہ باقی چھیانوے ہزار صحیح احادیث کہاں ہیں؟ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صحیح احادیث یہ تھیں لیکن مسند احمد میں ان میں سے چند ہزار ہیں، باقی احادیث کہاں ہیں؟ کتاب الآثار چالیس ہزار احادیث صحیحہ سے انتخاب ہے۔ باقی احادیث کہاں ہیں؟ جبکہ مجتہدین کے سامنے وہ سب احادیث و آثار تھے۔ اور کوئی بھی صاحب علم اپنے پورے علم کو کتاب میں منتقل کر بھی نہیں سکتا۔ جو کچھ اسکی کتاب میں ہوگا وہ اس کے علم کا کچھ ہی حصہ ہوگا۔

جب یہ صورت حال ہے تو دین سمجھنے کیلئے صرف قرآن کا اردو ترجمہ اور صحاح ستہ کے اردو تراجم کیونکر کافی ہو سکتے ہیں؟ جبکہ صحاح ستہ کی احادیث ملا کر چھ سات ہزار سے زیادہ نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ دین اور علم دین کی عظمت و اہمیت ہی ختم ہو چکی ہے اور خوف خدا دل سے نکل چکا ہے، اس لئے اس کی تحقیق پر جاہل سے جاہل آدمی بھی دلیر ہے۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

(شبہ نمبر7)

اگر خود تحقیق نہ کریں تو ذہنی جمود پیدا ہو جائے گا اور ذہنی ارتقاء رک جائے گا۔

جواب:

اس کا اولاً جواب یہ ہے کہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ماہرین کاملین کے تحقیق شدہ مسائل کی ناقصین کو دوبارہ تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں جیسا کہ ڈاکٹر کے نسخہ کی مریض کو چیک کرنے کی یا اپنے طور پر تحقیق کر کے نسخہ تجویز کرنے کی اجازت نہیں۔ رہے جدید حالات کے تحت پیش آنے والے جدید مسائل وہ بہر کیف حل کرنے پڑیں گے جن کی وجہ سے ذہنی بالیدگی، ذہنی ارتقاء اور علمی ترقی جاری رہے گی۔

ثانیاً جواب یہ ہے کہ حالاتِ زمانہ کے بدلنے سے طرزِ استدلال بھی بدلتا ہے۔ اس لئے یہ ضرورت ہر زمانہ میں باقی رہتی ہے کہ حالات زمانہ کے مطابق انہی قدیم تحقیقات کو جدید دلائل کے ساتھ مدلل کر کے پیش کیا جائے۔ نیز ماہرین شریعت کی تحقیق کے مطابق احکام شرعیہ کی حکمتیں اور اسرار جدید علوم وفنون کی روشنی میں تلاش کی جائیں۔ مثال کے طور پر بول و براز کی وجہ سے وضو کے لازم اور منی کی وجہ سے غسل لازم کرنے میں کیا حکمت ہے؟ پھر وضو ٹوٹنے میں حدث لاحق ہوتی ہے پورے بدن میں مگر حکم ہے چہرے، بازو اور پاؤں دھونے کا اور سر پر مسح کرنے کا۔ وضو میں ان چار اعضاء کی تخصیص کیوں ہے؟ پھر ان چار اعضاء کے دھونے سے پورا بدن پاک ہو جاتا ہے اس میں کیا حکمت ہے؟ جدید محققین کی تحقیق کیلئے یہ میدانِ تحقیق بڑا وسیع ہے۔ وہ اس تحقیق میں اپنے علم وفن کی توانائیاں خرچ کریں اور مزید ترقی کریں۔

ثالثاً عرض یہ ہے کہ اجتہاد اور استنباط میں بڑا فرق ہے۔ مجتہد کا غیر منصوص مسئلہ

legram } >>> https://t.me/pasbane

کو کتاب وسنت کی روشنی میں از خود اجتہاد و فقاہت کے ذریعہ حل کرنا اجتہاد ہے وہ چونکہ اس مسئلہ کے ساتھ اپنے تفصیلی دلائل تحریر نہیں کرتا بطور خلاصہ صرف شرعی حکم بیان کر دیتا ہے سو اس نے جو حکم شرعی بیان کیا ہے اس کو بلا چوں و چرا اس مجتہد کی مجتہدانہ مہارت کی شہرت کی بنیاد پر بلا دلیل تسلیم کرنا، پھر کتاب وسنت کا مطالعہ کر کے اس کے مستدلات اور مؤیدات کو تلاش کرنا استشہاد کہلاتا ہے۔ پس جس کو شوق و جذبہ ہے تحقیق کا وہ اجتہادی تحقیق کی جگہ استشہادی تحقیق کرے اور خوب علمی ترقی اور ذہنی ارتقاء کی منزلیں طے کرے۔

(شبہ نمبر8)

مجتہد غیر معصوم تھے ان سے غلطی ہوسکتی ہے لہٰذا ان کی تحقیق کو پرکھا جاسکتا ہے۔ اگر وہ پرکھ میں غلط ثابت ہوں تو اس کو چھوڑ کر اس کی جگہ جدید تحقیق جو صحیح ہو وہ اختیار کی جاسکتی ہے۔

جواب:

خیالاتی اور عقلی دنیا میں تو یہ بات بالکل درست ہے لیکن واقعات ومشاہدات کی دنیا میں مشکل ہے بلکہ خلاف عقل ہے۔ ڈاکٹر کے نسخہ تجویز کرنے میں اور جج کے فیصلہ لکھنے میں غلطی ممکن ہے کیونکہ ڈاکٹر اور جج معصوم نہیں، اس لئے ڈاکٹر کے نسخہ اور جج کے فیصلہ کو پرکھا جاسکتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ پرکھنے کا حق کس کو ہے؟ ہر ذی شعور آدمی سمجھ سکتا ہے کہ ہر آدمی کو یہ حق نہیں بلکہ ڈاکٹر کے نسخہ کو ڈاکٹر اور جج کے فیصلہ کو جج ہی پرکھ سکتا ہے۔ اسی طرح مجتہد کی تحقیق کو پرکھنے کا حق ہے لیکن اسی جیسے مجتہد کو نہ کہ ہر ایک کو۔ ظاہری بات ہے کہ ایم۔اے۔ کے پرچہ کو میٹرک پاس کیسے پرکھ سکتا ہے؟ پس جیسے یہ خلاف عقل بھی ہے اور عملاً ناممکن بھی۔ اسی طرح غیر مجتہد شخص کا ماہر شریعت مجتہد کی تحقیق کو پرکھنا خلاف عقل اور عملاً ناممکن ہے۔ باقی غیر ذی شعور اور غیر ذی عقل لوگوں کی دنیا ہی اپنی ہوتی ہے جس کے ساتھ ذی شعور اور ذی عقل لوگوں کا تعلق ہی نہیں ہوتا۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

(شبہ نمبر9)

مجتہدین ائمہ کرام کے درمیان چونکہ اختلاف ہے اس لئے مجتہدین کی تحقیق پر چلنے کی صورت میں بھی اختلاف ہوں کا توں باقی رہے گا اور یہی اختلاف تو فرقہ واریت ہے۔

جواب: نمبر 1 (اعتقادی اختلاف اور اجتہادی اختلاف).....اختلاف کی دو قسمیں ہیں اعتقادی اختلاف اور اجتہادی اختلاف۔ تفرقہ بازی اور فرقہ واریت اعتقادی اختلاف سے پیدا ہوتی ہے، اجتہادی اختلاف سے نہیں اور فقہاء کرام کے درمیان اجتہادی اختلاف ہے اعتقادی اختلاف نہیں۔ اس لئے فقہی اختلاف فرقہ واریت کے زمرہ میں نہیں آتا۔

مسائل ودلائل کی دو قسمیں: اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔

مسائل شرعیہ کی دو قسمیں ہیں!

(۱) مسائل قطعیہ:

یعنی وہ مسائل جن کا ثبوت یقینی اور قطعی ہو مثلاً توحید، رسالت، قیامت، صداقتِ قرآن، جنت ودوزخ، وجودِ ملائکہ، ختم نبوتؐ، نزول عیسیٰ علیہ السلام، عذاب قبر، حیاتِ انبیاء علیہم السلام فی القبور، آخرت میں میزان، پل صراط، شفاعت، رؤیۃ باری تعالیٰ، پانچ نمازوں کی فرضیت، رمضان کے روزوں کی فرضیت، ذی استطاعت پر حج کی فرضیت، زکوٰۃ کی فرضیت، سود کی حرمت، زنا کی حرمت، چوری ڈکیتی کی حرمت، شراب کی حرمت، مسواک کا سنت ہونا، داڑھی کا سنت ہونا، قربانی، اذان وتکبیر وغیرہ۔

(۲) مسائل ظنیہ:

یعنی وہ مسائل جن کا ثبوت یقینی وقطعی نہیں بلکہ وہ غلبۂ ظن کے درجہ میں ثابت ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفت تکوین مستقل صفت ہے یہ صفت قدرت میں داخل ہے، صفات

legram } >>> https://t.me/pasbane

الہیہ عین ذات ہیں یا غیر ذات، عذاب قبر کی کیفیت، حیاۃ فی القبر کی کیفیت، انبیاء علیہم السلام افضل ہیں یا ملائکہ، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی انبیاءؑ میں سے کون سے نبی افضل الانبیاء ہیں؟، ایمان کم زیادہ ہوتا ہے یا نہیں، وضوء، غسل، نماز، روزہ، حج وغیرہ میں سے ہر ایک میں فرائض، واجبات، سنن، مستحبات کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟ یا وہ مسائل غیر منصوصہ ہیں یعنی کتاب وسنت میں ان کا ذکر نہیں ہوا جیسے ہر زمانہ کے پیش آمدہ اکثر جدید مسائل۔ ان مسائل ظنیہ کو مسائل اجتہادیہ بھی کہا جاتا ہے۔ دراصل مسائل کی ان دو قسموں کی بنیاد دلائل کی دو قسموں پر ہے۔ دلائل دو قسم کے ہیں

(۱) دلائلِ قطعیہ:

یعنی وہ دلائل جو ثبوت کے لحاظ سے قطعی ہیں اور مفہوم کے اعتبار سے بالکل واضح ہیں جیسے لا الہ الا ھو الحی القیوم، محمد رسول اللہ، واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوۃ وغیرہ۔

(۲) دلائل ظنیہ:

یعنی وہ دلائل جن کا ثبوت غلبہ ظن کے درجہ میں ہے یا ان کا مفہوم ومعنی غیر واضح ہے مثلاً خبر واحد، اس کا ثبوت ظنی ہوتا ہے پھر اگر ان اخبار آحاد میں تعارض ہو جیسے رفع یدین اور ترک رفع یدین، قرأۃ خلف الامام اور ترک القرأۃ خلف الامام کی متعارض احادیث یا مفہوم کے اعتبار سے اس میں مختلف احتمالات ہوں جیسے وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ میں دو احتمال ہیں کہ قرء سے مراد طہر ہو یا حیض۔ پس وہ مسائل جو دلائل قطعیہ سے ثابت ہیں وہ قطعی ہیں اور جو دلائل ظنیہ سے ثابت ہیں وہ ظنی ہیں۔

پھر مسائل قطعیہ کی دو قسمیں ہیں: وہ مسائل جن کا ثبوت اتنا قطعی اور واضح ہے

legram } >>> https://t.me/pasbane

کہ ان کو ہر مسلمان خواہ عالم ہو یا غیر عالم جانتا ہے مثلاً توحید، رسالت، قیامت، صداقت قرآن، جنت و دوزخ، ختم نبوت وغیرہ ان کو ضروریات دین کہا جاتا ہے۔ ان میں سے کسی ایک عقیدہ کا انکار خواہ تاویل کے ساتھ ہو کفر ہے۔

وہ مسائل جن کا ثبوت دور اول میں واضح نہ تھا بعد میں ان کا ثبوت اور شرعی حکم ہونا اتنا واضح ہو گیا کہ ان کو ہر عام و خاص مسلمان جانتا ہے ان مسائل کو ضروریات اہل السنّت والجماعت کہا جاتا ہے جیسے عذاب قبر، حیاۃ انبیاء علیہم السلام فی القبور وغیرہ۔ ان عقائد میں سے کسی عقیدے کا انکار کفر تو نہیں البتہ اہل السنّت والجماعت کی جماعت حقہ سے خارج ہو جاتا ہے اور مسائل ظنیہ اجتہادیہ میں سے کسی ظنی مسئلہ کا انکار نہ کفر ہے نہ اس سے اہل السنّت والجماعت سے خروج لازم آتا ہے۔

یہ بات سمجھ لیجئے کہ مسائل قطعیہ میں اختلاف کو اعتقادی اختلاف کہا جاتا ہے اور اسی اعتقادی اختلاف کا نام فرقہ واریت ہے۔ باقی مسائل ظنیہ اجتہادیہ میں اختلاف فرقہ واریت نہیں ہے بلکہ وہ اجتہادی اختلاف ہے جو باعث اجر ہے۔ مجتہد مصیب کو دو اجر اور مجتہد خطی کو ایک اجر ملے گا اور اتنا ہی اجر ملے گا ہر ایک کے مقلدین کو۔

ائمہ مجتہدین کے درمیان جو اختلاف ہے وہ مسائل اجتہادیہ میں ہے مسائل قطعیہ میں نہیں ہے یعنی ان کے درمیان اجتہادی اختلاف ہے اعتقادی اختلاف نہیں ہے اس لئے فقہ کے چاروں مکاتب فکر اہل السنّت والجماعت ہیں اور جماعت حقہ ہیں اور مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ میں داخل ہیں۔ قرآن کریم میں ہے وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جنہوں نے واضح احکامات آجانے کے بعد تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا۔ (آل عمران: ۱۰۵) پتہ چلا قطعی اور واضح احکام میں تفرقہ فرقہ واریت ہے۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

جواب نمبر 2:..... اللہ تعالیٰ کی تکوینی حکمت کے تحت ائمہ اربعہ کے مذاہب مدون ہو گئے اور مدون ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو گئے اور مختلف ملکوں اور علاقوں میں عملاً رائج اور قانوناً نافذ ہو گئے۔ ان مذاہب اربعہ میں سے رواج ونفاذ کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے فقہ حنفیہ کو زیادہ مقبولیت عطا کی۔ اس لئے اس کی پذیرائی اور پھیلاؤ کا دائرہ بمقابلہ باقی مذاہب غلاثہ کے زیادہ وسیع ہے اور عملاً طے ہو گیا کہ جس ملک اور جس علاقے میں ان میں سے جو مذہب قبولیت پا گیا ہے وہاں وہی مذہب چلے گا دوسرے مذہب والے اس میں مداخلت کر کے بدامنی کی فضا پیدا نہ کریں گے۔

یہی وجہ ہے کہ انگریزوں کی خلافت عثمانیہ کے خلاف دہشت گردی سے قبل خلافت عثمانیہ کے تحت مکہ و مدینہ میں ساڑھے پانچ سو سال تک حنفیوں کی حکومت رہی۔ جس میں سے فقہ حنفی بطور قانون نافذ تھی۔ لیکن اتنے طویل عرصہ میں کبھی بھی احناف اور غیر احناف کے درمیان محاذ آرائی نہیں ہوئی اور اب تقریباً ساٹھ سال سے سعودی عرب میں فقہ حنبلی نافذ ہے تب بھی کوئی محاذ آرائی نہیں ہے۔

پاکستان میں فقہ حنفی تھی اور ہے۔ یہاں پر بھی کبھی کسی شافعی، مالکی یا حنبلی نے کوئی جھگڑا نہیں کھڑا کیا اور اگر اس مسلک کے حاضرین یہاں آتے ہیں تو حنفی لوگ کھلے دل سے ان کو برداشت کرتے ہیں، ایک دوسرے کے خلاف نہ محاذ آرائی ہوتی ہے نہ فتوے بازی۔ پس جب ہر علاقہ میں وہاں کا متواتر مذہب چلے گا اور دوسرے حضرات کیلئے اپنے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی برقرار رہے گی تو فرقہ واریت تو کجا اختلاف بھی نہیں ہوگا جیسے کہ اب سعودی عرب میں حنفیوں اور حنبلیوں کے درمیان کوئی محاذ آرائی نہیں ہے۔

جواب نمبر 3: اگر ماہرین شریعت کی قدیم تحقیق کا ان جدید محققین کو پابند نہ کیا جائے، ہر

legram } >>> https://t.me/pasbane

ایک اپنی سوچ، اپنے فکر اور اپنے ذہن کے مطابق آزادانہ تحقیق کرے تو جتنے جدید محقق ہوں گے اتنے نئے مذہب بن جائیں گے اور چار فقہوں کو ختم کرتے کرتے ہزاروں جدید فقہیں بناڈالیں گے اور آئمہ اربعہ کے اختلاف سے بچتے بچتے ہزاروں جدید محققین کے درمیان اختلافات کھڑے ہوجائیں گے جو صرف اجتہادی اختلاف نہیں بلکہ فرقہ واریت اور باہمی مخالفت کی مکروہ ترین شکل ہوگی۔ اسی لئے علامہ اقبال کی یہ نصیحت آب زر سے لکھنے کی لائق ہے

؎ زاجتہاد عالماں کوتاہ نظر افتداء رفتگاں محفوظ تر

جواب نمبر 4:..... کونسا شعبہ ایسا ہے جس میں اختلاف نہیں۔ علاج و معالجہ کے شعبہ میں آئیوپیتھی، ہومیوپیتھی، طب کے ماہرین کے درمیان کتنا اختلاف ہے۔ ہر ایک کے اصول دوسرے سے مختلف ہیں۔ ہر ایک کا طریقہ علاج دوسرے سے جدا ہے۔ جب یہ لوگ ایک دوسرے پر تبصرہ کرتے ہیں تو اپنے آپ کو کامیاب اور دوسرے کو ناکام ثابت کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے اپنے حقوق کی باقاعدہ جنگ لڑتے ہیں۔ یہ مہذب طبقہ اپنے حقوق کی خاطر احتجاج کرتا ہے، ہڑتالیں کرتا ہے، جلسے جلوس کرتا ہے۔

اتنے شدید اختلافات کے باوجود کیا ہسپتال بند کردیئے گئے؟ علاج و معالجہ چھوڑ دیا گیا؟ آئیوپیتھی، ہومیوپیتھی، طب کو چھوڑ دیا گیا؟ بعض دفعہ مرض کی تشخیص و تجویز میں ڈاکٹروں اور اطباء کے درمیان اختلاف ہوجاتا ہے۔ تو کیا اس مریض کو بغیر علاج کے لاوارث کرکے پھینک دیا جاتا ہے؟ سائنسدانوں کے درمیان سائنسی تحقیقات میں اختلاف ہے۔ ماہرین زراعت کے درمیان اختلاف ہوجاتا ہے۔ تو کیا اس اختلاف کی وجہ سے یہ شعبے بند کردیئے جاتے ہیں؟ تاریخی تحقیقات میں مؤرخین کے درمیان اختلاف ہے تو کیا تاریخ کو چھوڑ دیا گیا ہے؟ قرآن کریم کی قراءت میں قراء کے درمیان اختلاف ہے، آیات

legram } >>> https://t.me/pasbane

کی تعداد میں اختلاف ہے، بعض سورتوں کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے، بعض آیات کی تفسیر میں مفسرین کے درمیان اختلاف ہے، قرآن کریم کی لغت اور ترکیب وغیرہ میں ماہرین قرآن کے درمیان اختلاف ہے تو کیا قرآن کو اس اختلاف کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے؟ محدثین کے درمیان الفاظ حدیث میں اختلاف ہوتا ہے، ایک محدث ایک طرح لفظ نقل کرتا ہے دوسرا محدث دوسری طرح۔ صحت حدیث کے شرائط و معیار میں اختلاف ہے۔ حدیث کے درجہ کے تعین میں اختلاف ہوتا ہے، ایک محدث ایک حدیث کو صحیح کہتا ہے دوسرا اسی حدیث کو ضعیف کہتا ہے۔ ایک محدث ایک حدیث کو مرفوعاً روایت کرتا ہے دوسرا اسی کو موقوف کہتا ہے۔ رواۃ حدیث کے بارے میں محدثین میں شدید اختلاف ہے۔ ایک محدث ایک راوی کو دجال و کذاب کہتا ہے دوسرا اسی کو ثقہ کہتا ہے۔ تو کیا ان اختلافات کی وجہ سے حدیث کو چھوڑ دیا گیا؟ اگر اتنے اختلافات کے باوجود ان چیزوں کو نہیں چھوڑا گیا تو آخر فقہ و فقہاء کا کیا قصور ہے؟ کہ فقہ کے اجتہادی اختلاف کی وجہ سے فقہ و فقہاء کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

اگر اختلافات کی وجہ سے چھوڑنا ہے تو آئلوپیتھی، ہومیوپیتھی، طب، سائنس، تاریخ، قرآن، حدیث سب کو چھوڑا جائے اور اگر اختلافات کی وجہ سے ان امور کو نہیں چھوڑا جاتا تو فقہ کو بھی نہ چھوڑا جائے جبکہ فقہ کا اجتہادی اختلاف باعث اجر بھی ہے مجتہد مصیب کو دو اجر ملتے ہیں اور مجتہد مخطی کو ایک اجر۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

فرقہ واریت کی قسمیں

ایک قابل غور بات یہ ہے کہ فرقہ واریت کی کئی قسمیں ہیں۔

(۱) سیاسی فرقہ واریت، (۲) لسانی فرقہ واریت، (۳) قومی فرقہ واریت، (۴) وطنی فرقہ واریت، (۵) مذہبی فرقہ واریت، (۶) صنعتی وحرفتی فرقہ واریت یعنی ہر صنعت وحرفت کے لوگوں نے اپنی الگ الگ جتھہ بندی کر کے اپنے اپنے مفادات کی جنگ شروع کر رکھی ہے۔

ان میں سے زیادہ خطرناک فرقہ واریت کی پہلی چار قسمیں ہیں۔ صنعتی فرقہ واریت کے نتیجہ میں اپنے گروہی مفادات کی خاطر زیادہ سے زیادہ احتجاج: ہڑتال، جلسے جلوس ہو جائیں گے اور مذہبی فرقہ واریت کے نتیجہ میں جلسے جلوس، احتجاج اور ہڑتال کے علاوہ جدا مساجد و مدارس بن جائیں گے۔ ایک دوسرے کے خلاف جلسے کر لیں گے۔

لیکن فرقہ واریت کی پہلی چار قسمیں تو اتنی خطرناک ہیں کہ ان سے تو ملکوں کے نقشے اور ملکوں کے جغرافیے بدل جاتے ہیں۔ پاکستان کا جغرافیہ بھی اسی فرقہ واریت کی وجہ سے بدل گیا۔ جو کبھی مغربی پاکستان ہوتا تھا اب وہی کل پاکستان بن گیا جبکہ مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔ جس میں بلاشبہ ہزاروں مسلمان شہید ہو گئے۔ ۹۰ ہزار فوج دشمن کی قید میں چلی گئی اور پوری دنیا کے سامنے اس سیاسی، لسانی، وطنی، قومی فرقہ واریت نے پاکستانی قوم کو ذلیل و رسوا کر دیا اور سر شرم سے جھک گئے۔

بابائے قوم محمد علی جناح اور لیاقت علی خاں جیسے عظیم لوگ سیاسی فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھ گئے۔ کتنے گولیوں کا نشانہ بن گئے، کتنی عزتیں پامال ہوئیں، کتنے جانی و مالی نقصانات ہوئے اور کتنے سیاسی حریف ہیں جو انتقام کا نشانہ بنے اور کتنے سیاسی حریف ہیں جو بے قصور ہونے کے باوجود جیلوں میں پڑے ہیں اور ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں اور محض اپنے سیاسی دشمنوں سے انتقام لینے کیلئے کتنے جھوٹے ڈرامے رچائے جاتے ہیں اور جھوٹی کہانیاں بنائی جاتی ہیں۔

legram } >>> https://t.me/pasbane

لیکن حکومت اس خطرناک فرقہ واریت کو ختم کرنے کیلئے حکومتی وسائل استعمال نہیں کرتی۔ ایک مذہبی فرقہ واریت ہی ہے جو ان کو نظر آتی ہے وہ اسی کی مذمت کرتی ہیں اسی کو ختم کرنے کے پروگرام بناتی ہیں ان کو تمام برائیاں اسی کے ارد گرد گھومتی نظر آتی ہیں۔ کیا ان کو فرقہ واریت کی مکروہ ترین اور خطرناک ترین قسموں کے مہلک اور تباہ کن نتائج بد نظر نہیں آتے؟

اصل بات یہ ہے کہ دین دشمن عناصر کی مدت سے کوشش ہے کہ علماء اسلام اور دین کے قلعے یعنی اسلامی مدارس کو مذہبی فرقہ واریت اور دہشت گردی کے حوالے سے اتنا بدنام کر دیا جائے کہ عوام الناس مدارس اسلامیہ اور علماء اسلام سے اتنے بدظن ہو جائیں اور مدارس اور اہل مدارس سے اتنے دور ہو جائیں کہ وہ تعاون بھی چھوڑ دیں اور علماء دین سے دور ہو کر خود بھی بے دین ہو جائیں اور لوگ فرقہ واریت اور بدنامی کے خوف سے اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانا ہی چھوڑ دیں۔ درحقیقت فرقہ واریت کا یہ پروپیگنڈا اس تسلسل کا حصہ ہے جو مشرکین مکہ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف فرقہ واریت کا اور قریش کو آپس میں لڑانے کا پروپیگنڈا کیا تھا لیکن نہ وہ اوائل زمانے کے دشمنان دین اپنے مکروہ عزائم میں کامیاب ہوئے نہ اخیر زمانہ کے یہ دشمن کامیاب ہوں گے۔

بس دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ علماء اسلام کو خصوصاً اہل مدارس اور اہل مساجد کو اخلاص وتقویٰ، علم وفہم اور ہمت واستقامت کی قوت ودولت سے مالا مال فرمائیں۔

﴿آمین ثم آمین بجاہ رسول رب العالمین﴾

legram } >>> https://t.me/pasbane